بیمن خالق کون و مکان و مالک زمین و زمان

بغرض افادہ مطلوبان اطراف و اکناف بسعی افی موسوم بہ

دیوان کافی

بصحت تمام حسن اہتمام سید حسین مالک مطبع

مطبوع مطبع نامی گرامی ابو العلائی گلزار حسین آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین۔ بعد ازادائے حمد وثنائے خداوند کریم وحبیب رب العلمین
کمترین بہ عاطراز ہے کہ طالبان عشق محمدی ومشتاقان نعت احمدی پر یہ امر مخفی نہین کہ اس
وقت تک جس قدر مولد وقصاید جو طبع ہوکے ہین اسکی تصحیح کرکر طبع دوم مین چند قصائد
شریک کرکے دیوان کافی نام رکھا اس کا حق مطبع کو محفوظ کیا گیا۔ لہٰذا حضرات مولود
خوانان کی خدمت مین التماس ہے کہ بعد ختم مولود شریف کے اس خاکسار کو دعائے
خیر سے یاد فرمادین۔ اگر اس مین کوئی غلطی سہوا رہ گئی ہو تو براہ کرم چشم پوشی سے
کام فرمادین۔ الانسان مرکب مع الخطاء والنسیان۔

نیازمند

سید حسین خادم مطبع ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طفیل سرورِ عالم ہوا سارا جہان پیدا
زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا

نہوتا گر فروغ نور پاک رحمت عالم
نہوتی خلقت آدم نہ گلزار جنان پیدا

شہ لولاک کے باعث حبیب پاک کی باعث
جناب حق تعالیٰ نے کیا کون و مکان پیدا

ظہور ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم سے
نسیم بوستان پیدا بہار گلستان پیدا

رسول اللہ کی خاطر ہوئے جن و ملک حاضر
بنایا ماہ انجم کو کئے ہیں بحر و کان پیدا

جمال حسن میں رعنا کمال خلق میں یکتا
کوئی پیدا ہوا ایسا نہو ویگا یہان پیدا

انہین کیواسطے آدم انہین کیواسطے حوا
انہین کیواسطے کافی کئے ہیں انس و جان پیدا

خاتم الانبیا ہوئے پیدا
مجتبےٰ مصطفےٰ ہوئے پیدا

صبح میلاد مین یہ شہرا تہا
آج خیر الوریٰ ہوئے پیدا

اہل دین گرم تہنیت سے تہے
دین کے رہنما ہوئے پیدا

لعل لب پر دعائے امت تہی
جب حبیب خدا ہوئے پیدا

کیون نہ ہوجائی بخشش امت
وہ مجیب الدعا ہوے پیدا
ظلمت کفر و جہل دور ہوی
ایسے شمس الضحیٰ ہوے پیدا

سپہر کی روز صبح دم گاتے
آپ صل علی ہوے پیدا

ہوی حضرت محمد مصطفی صل علی پیدا
ہوی حضرت رسول اللہ احمد مجتبیٰ پیدا
جناب سید سادات باصد جلوۂ رحمت
ہوی باعظمت و اخلاق باشان عطا پیدا
کیا پہلے تو سجدہ پھر دعای بخشش امت
ہوی جب صاحب لولاک محبوب خدا پیدا
تمامی بحر و بر روشن کئے نور تجلی سے
ہوی ایسے حبیب کبریا بدر الدجیٰ پیدا
شب میلاد مین اُس افتخار آفرینش کے
مبارکباد کا شہرہ سبھی عالم مین تہا پیدا
ہوی وہ خیر مقدم جلوہ فرما باغ امکان مین
کئے اللہ نے جنکے لئے ارض و سما پیدا
کیا مشرق سے مغرب تک نئے یار آب و گل روشن
ہوئے وہ خاتم پیغمبران خیر الوریٰ پیدا

جناب صاحب لولاک کی مانند ای گاتے
نہین کوئی ہوا پیدا نہین کوئی ہوا پیدا

جناب فخر عالم سید سرور ہوے پیدا
شفیع دردمندان شافع محشر ہوی پیدا
جہانکی لئی لب تشنگان روز محشر کے
سحاب رحمت حق صاحب کوثر ہوی پیدا
تولد وہ ہوی جنکی سبب سے باغ امکان مین
ملک حور و پری جن و بشر کمتر ہوی پیدا
ہوی وہ شاہ پیدا کہ جنکی خیر مقدم سے
یہ ہنگام تولد معجزے اکثر ہوی پیدا
بستر ماج فاوح و بدل اسرار ما وح
حبیب رازدار خالق اکبر ہوی پیدا
شب میلاد ختم المرسلین ہے نور کی جلوے
کنارے شرق سے مغرب تلک گھر گھر ہوی پیدا

خطاب خیر امت جنکی صدقے سے ملا گاتے
زہے قسمت ہماری ایسے پیغمبر ہوے پیدا

واہ کیا جلوۂ اعجاز تھا آنا جانا ۔ شب اسرا میں عجب ناز تھا جانا آنا
دیکھہ اُس جلوۂ رفتار کو حیران تھی ملک ۔ حیرتِ دیدۂ پرواز تھا جانا آنا ۔
عرش کرسی گئے دور کروڑوں منزل ۔ کیا ہی ممتاز سرافراز تھا جانا آنا ۔
ساعت چند میں دیکھو تو کہاں تک پہونچے ۔ حق کی محبوب کا اک ناز تھا جانا آنا ۔

ایسی معراج بھلا کس کو ملی ہے کافی
دلربایانہ اک انداز تھا جانا آنا +

سر کے بل چاہیے اے اہلِ ولا یہاں آنا ۔ الفتِ رحمتِ عالم میں ذرا یہاں آنا
محفلِ مورد سلطانِ رسالت ہے یہ ۔ عین آداب سے با صدق و صفا یہاں آنا
بے ادب کو تو یہاں دخل نہیں یا نہیں ۔ عطر آداب سے پوشاک بسا یہاں آنا
قدر اُس محفلِ اقدس کی کوئی کیا جانے ۔ حضرتِ آدم و حوا کا ہوا یہاں آنا
عرش سے فرش تلک اللہ رے ہجوم ملکوت ۔ اور جبریل کا وہ مژدہ رسا یہاں آنا
حوریں فردوس کی کہتی تھیں زہے بخت سعید ۔ ہم کنیزوں کا عجب فخر ہوا یہاں آنا
آسیہ ہاجرہ و مریم و سارا حوا ۔ تہنیت گو تھیں ہم اپنا ہوا یہاں آنا
محفلِ فرحتِ میلادِ نبی صلی علٰی ۔ ہو نصیب اپنی تئیں صبح و مسا یہاں آنا
گلِ فردوس کی تیار حمائل کر کے ۔ رکھ سبد سر پہ گروہ حورا یہاں آنا
شہ لولاک کی میلاد کی محفل سے آج ۔ عندلیبانِ جنان نغمہ سرا یہاں آنا

شرفِ محفلِ میلاد کہیں کیا کافی
ہم سمجھتے ہیں شفاعت کا صلا یہاں آنا

آنکھوں میں تصور ہے مدینہ کی چمن کا ۔ بھولا ہے چمن پیش نظر خلد برین کا
بیمار شفا پاتے ہیں اُس خاک شفا سے ۔ بیمار ہوں اُس پاک مدینہ کی زمین کا
یوسف کی شباہت سے ہوئی الفت یعقوب ۔ اللہ رے عاشق تھے حسنِ نگین کا

الٰہی صندل علی دوش پہ گیسوئے معنبر
ہے پیش نظر یہ جو فروغ مہ کامل
کیا وصف کروں صاحب کوثر کی عطا کا
پہونچا جو کوئی کوچۂ محبوب خدا میں

غیرت سے دہن بند ہے جہان نافہ ختن کا
دریوزہ گر نور ہے اُس صاف جبین کا
آتی نہیں لب پہ کہیں حرف نہیں کا
گویا کہ مجاور ہوا فردوس برین کا

امید ہے اسدم کرم شاہ اُمم سے
کافی کو بہت ڈر ہے دم باز پسین کا

چمن خلد برین کا عکس ہے روئے محمد کا
چہپے خورشید کو مغرب سے لائے کہینچکر بار بار
لوائے حمد جب لیکر صف محشر میں آوینگے
قیامت کی سر پل سے وہ اک تیغ براں ہے
ہنگام غیور اُسکے ہے اک بال سے باریک
صلہ میں خفقانے سے امید بہشت جنت ہے
شفیع عاصیان تم کو پیاسا وہاں نہ چہوڑینگے
بچا لینا الٰہی مجکو بدبوئے جہنم سے

لقب ہے جنت الماوا اسیر کوئے محمد کا
فلک پر شور ہے اعجاز قابوئے محمد کا
کہلیگا حال اُسدن ور بازوی محمد کا
گزر جاؤں گا لیکر نام ابروئے محمد کا
خطر کیا ہے وسیلہ جب کیا موئے محمد کا
لکہا ہے وصف میں نے چار گیسوئے محمد کا
مجہو حوض کوثر نام سے ہے جوئے محمد کا
کہ میں خود کردہ ہوں اوصاف خوشبوئے محمد کا

اگر خورشید محشر کچہہ میرے سر پر چڑہا کافی
تو کہدوں گا کہ میں مداح ہوں روئے محمد کا

لکہوں کیا وصف میں شیر خدا کا
زیادہ فکر و فہم عقل سے ہی
علی ہے پیشوا ہادی مولا
در حیدر کا جو کوئی گدا ہو
کہیں کیونکر نہ ہم مولا علی کو

علی اعلےٰ در خیبر کشا کا
ثنائے ابن عم مصطفےٰ کا
تمامی امت خیر الوریٰ کا
نہو محتاج وہ ظل ہما کا
کہ ہے ارشاد ختم الانبیا کا

شرف کحل الجواہر پر رکھی ہے — یہ رتبہ ہے علی کے خاکپا کا
تولد وہ ہوے کعبہ کے اندر — عجب رتبہ ہے شاہ لافتا کا
ہوا اُس سے منور قصر عرفان — وہ ہے سلطان ملک اولیا کا
فضایل آل آتے سے ہے ہویدا — سزاوار خطاب قل کفی کا

یہ کافی تو گدائے خاک پا ہے
جناب مستطاب مرتضےٰ کا۔

یہ گلستان تمامی ظہور کثرت کا — خدائے پاک کی قسم ہے ایک صنعت کا
ہر ایک سبزۂ نوخیز باغ امکان مین — زبان حال سے شاہد ہو اُسکی قدرت کا
وہ ایسا صاحب اکبر ہے صاحب وسعت — کہ ہے حباب فلک جسکی بحر قدرت کا
اُسیکے قہر سے جلتی ہے آتش دوزخ — اُسیکے مہر سے روشن ہے قصر جنت کا
خصوص ہمپہ کیا اس طرحکا ایک کرم — کہ ہو ادا نہ کبھی شکر اُس عنایت کا
بنایا اُمتی اپنے حبیب کا ہمکو — دیا شرف شرف انبیا کی امت کا
وہ شاہ کشور لولاک وہ حبیب خدا — کہ جنکے فیض سے ہے تازہ باغ رحمت کا
یہ سپہر شرف ذات مصطفائی ھے — فروغ عارض رحمت ہے نور حضرت کا
شہ ولادت خیر الورا کی برکت سے — گزر گیا دنیا سے دن نحوست کا۔
جہان مین خیر سعادت کی دہوم دہام ہوئی — ظہور کون ومکان مین ہے اس بشارت کا
نہوسے کیونکہ زمان وزمین مین تسکین۔ — جہان مین آیا قدم صاحب شفاعت کا
دیا خدا نے اُنھین جو مراتب عالی — بیان ہو ہم سے کب اُس حد فضیلت کا
بغیر اُمت مرحومۂ شہ لولاک — ملا خطاب بھلا کس کو خیر امت کا

عجب وسیلہ کافی ہے واسطے اپنے
جناب سید سادات شان حکمت کا۔

اُس رخ پاک کا جس بزم مین چرچا ہوگا — در و دیوار سے وہان نور برستا ہوگا

کیون نہو غیرت برگ شجر طور زبان — جب میرے منہ مین ترا وصف سراپا ہوگا

جنبا صاف جبین صل علے پیشانی — شعلۂ طور تجلی دیکھہ یہ ماہتا ہوگا

ماہ نو عید شفاعت کا چمک جائیگا — جسطرف حشر مین ابرو کا اشارہ ہوگا

پھر تصور در دندان کا بندھا آنکھون مین — پھر درِ اشک میرا گوہر یکتا ہوگا

جو مدینے کے مکانون کی کریگا تعریف — ہے یقین اُس کا مکان جنت ماوا ہوگا

ہم کو امید قوی ہے کہ صف محشر مین — تیرے مداحون کا ایک رتبہ اعلے ہوگا

اُس قد پاک کے سایہ کا بندہا ہی جو خیال — اختر بخت عدم مین میرا چمکا ہوگا

حسن محبوب خدا کا ہے یہ حسن اعجاز — حشر تک ایک جہان والہ و شیدا ہوگا

تیرا کوچہ ہے عجب گلشن جاوید بہار — خوش نصیب اُسکا کہ وہان گرم تماشا ہوگا

مصفیرو میرا احوال تو کہلا بھیجو — کوئی زوار مدینے کو بھی جاتا ہوگا

ناگہان رنج و محن سے جو رہائی پاوے — ہے یقین وہان لب جان بخش ہلاتا ہوگا

شان محبوبی سے جب آپ نکل آوینگے — روش صحن چمن عرش کا عرصا ہوگا

جائینگے سوے چمن کنج قفس سے چھٹکر — اپنی قسمت مین کوئی اور بھی ایسا ہوگا

کون کہتا تہا شفا ہوگی نصیب بیمار — کسکو امید تہی اس درد کو اچھا ہوگا

گو نہین ملک عدم مین اثر شمس و قمر — آپ کی سایہ کا وہان نور تجلے ہوگا

ہے مدینہ کی زیارت کا جو کافی مشتاق
یہہ ارادہ میرا یا رب کبھی پورا ہوگا۔

جسکو خدا نے واصف خیر الوریٰ کیا — کیا کچھ عطا کیا جسے سب کچھ عطا کیا
ایمان مومنین ہی محبت مجھے ہی — کیا کہئے اُس کو جسنے کہ ترک ولا کیا
ارواح مومنین ہی کا اہل اسلام — جسنے کہ جان و مال نبی پر فدا کیا

خلاق دو جہان ہی کلام قدیم مین ۔ رفعت کی ساتھ ذکر رسول خدا کیا
اور اس خدائی پاک نی ایمان والونکو ۔ حکم درود مصطفوی کو عطا کیا
وہ ہی نصیب رہگیا ایوا ہی کی نصیب ۔ جس نے متاع وصل نبی نارو اکیا
کیا خوش نصیب ہونگی جو ذرات ہر گھڑی ۔ اخبار حال مصطفوی کو سنا کیا
جنہنے جی اقامت جنت انہی ملے ۔ جنہے وطن مدینہ حضرت مین جا کیا
آل جناب مصطفوی پر پڑہو درود ۔ انکو خدا نے خیر و شہ انبیا کیا
بہیجو درود زمرہ اصحاب پر مدام ۔ اللہ نے ہمارا انہین پیشوا کیا

کافی ہزار شکر کہ رب کریم نے
اپنے حبیب کا مجھے در کا گدا کیا

جو پناہ سید کون و مکان مین آگیا ۔ وہ بلا شک حق تعالی کی امان مین آگیا
جسنے حضرت کا وسیلہ دستو بسید آگیا ۔ مین یہ کہتا ہونکہ وہ دار الامان مین آگیا
رحمۃ للعالمین جب روز سے پیدا کیا ۔ اور ہی اک فیض کا عالم جہان مین آگیا
ہو گیا کیا رشک جنت یہ گلستان جہان ۔ جب لئی اس گل کا قدم اس گلستان مین آگیا
فیض انوار قدوم سید ابرار سے ۔ نور کا عالم زمین و آسمان مین آگیا
جب تصور بندہ گیا نظرو نہین وہ پاک گل ۔ دیدہ مشتاق گلزار جہان مین آگیا
یہ نہین ممکن جلاوی آتش دوزخ اسے ۔ کلمۂ دین محمد جس زبان مین آگیا
اس تبسم کا تصور مسکرانی کا خیال ۔ صورت آب بقا اس نیم جان مین آگیا

جب کہا کافی قسیم حوض کوثر کی ثنا
آب کوثر کا دہان مدح خوان مین آگیا

احسان و کرم ہمیں وہ کیا کیا نہین کرتا ۔ وہ کونسی رحمت ہے کہ مولا نہین کرتا
اس گلشن امکان مین نہین برگ کو جنبش ۔ جب تک کہ ہوا کو وہ اشارا نہین کرتا

تدبیر عقیلان جہان فعل عبث ہے
کوئی خط تقدیر مٹایا نہیں کرتا

بے تیرے عنایات کی او معطی مطلق
مطلب کو میرے کوئی بہی پورا نہیں کرتا

وہ کونسی مشکل ہے میرے خالق اکبر
آسان جسے لطف تمہارا نہیں کرتا

پھر نیچہ قدرت سے میرے کھولدے یارب
یہ عقدہ مشکل جو کوئی وا نہیں کرتا

جز مرہم رحمت و بخشش و غفران کوئی مرہم
زخم دل صد چاک کو اچھا نہیں کرتا

یارب تیری درگاہ میں جز رحمت عالم
میں اور کسیکا تو وسیلہ نہیں کرتا

اُس صاحب لولاک رسول عربی کی
خاطر میرے اللہ تو کیا کیا نہیں کرتا

اس امت عاصی کو معاصی کی سبب سے
اللہ رے ستار کہ رسوا نہیں کرتا

مقبول شفاعت وہ نبی صاحب کوثر
کچھہ ہمسے دریغ اپنی دعا کا نہیں کرتا

یہان اور وہان امت عاصی کی رہائی
وہ کونسا ہے روز کہ چاہا نہیں کرتا

اپنا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت کی دعا مین
وقفہ میرے اللہ تو اصلا نہیں کرتا

دے پھر دعائے نبوی مطلب کافی
جز عشق جسے اور تمنا نہیں کرتا

ہوئی پیدا رسول قدردان مکہ و بطحے
حبیب کبریا عزت رسان مکہ و بطحے

ہوئی پیدا جناب رحمت للعالمین احمد
امین باعث امن و امان مکہ و بطحے

ہوئی پیدا وہ نورانی لقا محبوب ربانی
ہوا اُنسے منور ہر مکان مکہ و بطحے

ہوئی پیدا جناب مصطفے با طلعت زیبا
ہوی اُس خیر مقدم سے خزان مکہ و بطحے

کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا کوئی کافی
قسم کہتا ہون مین با عز و شان مکہ و بطحے

قیامت تہا وہ صدیق جگر افگار کا رونا
تڑپتا مشکل بسمل اور وہ ہر بار کا رونا

کہون کیا گریہ صدیق محراب عبادت مین
کہ شرمندہ تہا جس سے ابر دریا بار کا رونا

زبان حال سے گرم بکا تھے مسجد و منبر
یہ تڑپنا ہمیشہ تھا حضرت کے یار غار کا رونا

فلک کو بھی ہلاتا تھا ملک کو بھی رلاتا تھا
وہ اس دربار عالیجاہ کے حضار کا رونا

لکھوں کیا اس بیان سے دل ہوا جاتا ہی ٹکڑے ٹکڑے
اثر رکھتا ہے یاران ثلثہ ابرار کا رونا

فرشتے آسمانوں پر ہوئے گرم فغان سنکر
جناب مصطفی کے عترت اطہار کا رونا

تمامی حاضران وقت کو بیتاب کرتا تھا
ابوبکر و عمر عثمان سے علی ہر چار کا رونا

ہوا اور نہ دیکھیں گے وہ آنکھیں آتش دوزخ
بلا ہے جن کو حب احمد مختار کا رونا

بس ای کافی قلم کو تھام لو آگے کو لکھنا ہے
ہلال کشتۂ غم ہجر کے بیمار کا رونا

کچھ نہ کام آیا دل مضطر تڑپنا لوٹنا
تھا عبث سب بے فائدہ سب بے تڑپنا لوٹنا

مرغ بسمل کی طرح یہان خاک پر لوٹے تو کیا
چاہیئے خاک مدینے پر تڑپنا لوٹنا

چہچہے کرتے ہیں صحن گلستان میں ہم صفیر
ہم ہیں دام غم میں اور اکثر تڑپنا لوٹنا

شام سے ہے نالہ شبگیر یا وقت سحر
آہ بر لب صبح سے دن بھر تڑپنا لوٹنا

کیا کہیں ہم اپنے صفیر و دل کی بیتابی کا حال
برق سے بھی ہے زیادہ تر تڑپنا لوٹنا

اس تڑپنے لوٹنے سے دل میرا بھرتا نہیں
ہو قبول خالق اکبر تڑپنا لوٹنا

صورت موج طلاطم یا الٰہی کر عطا
از برائے صاحب کوثر تڑپنا لوٹنا

ہو نصیب کافی عاصی الٰہ العالمین
دیکھکر وہ گنبد اخضر تڑپنا لوٹنا

لب جان بخش سے کیا خوب بیان فرمایا
حب الفت کی حقیقت کو عیان فرمایا

اس لب لعل کے اور کام و زبان کی صدقے
جس زبان سے یہ سخن جان جہان فرمایا

اہل ایمان کے لئے وہ تو کلام حق ہے
تمنے جو افضل پیغام بران فرمایا

شب فرقت میں ہوئے عید محبون کیلئے
مژدہ وصل شفا نے دل و جان فرمایا

گو کہ ہم آپ تڑپتے ہیں شبِ فرقت میں
قابلِ نار ہوا جس کو کہا ناری ہے

کل کا وعدہ تو پہلا آپ نے ہاں فرمایا
وہ بہشتی ہے جسے اہلِ جنان فرمایا

رشکِ فردوس ہوا دیرِ کہن اے کافی
جب سے یہاں سرورِ عالم نے مکان فرمایا

بروزِ جزا یا رسولِ خدا
ہمیں دو شفا یا رسولِ خدا

تمنا ہی دل کی یہ مولا میرے
دکھا دو لقا یا رسولِ خدا

نہیں ہی سہارا بجز تم ہوا
میرے مصطفیٰ یا رسولِ خدا

قبر میں عذاب ہوگا دل پر میرے
ہمیں لو بچا یا رسولِ خدا

نہ شاہی سے مطلب نہ دولت نہ کام
قدم ہو عطا یا رسولِ خدا

اگر آمدی ہے کو دیکھوں کبھی
کروں دل فدا یا رسولِ خدا

بلا لو مدینہ میں کافی کو اب
ترا ہے گدا یا رسولِ خدا

سراپا وہ صلِ علیٰ آپ کا تھا
کہ ہر عضو حسنِ تجلی نما تھا

حبیبِ خدا کا جمالِ مکرم
ہزار اور احسین حمد و ثنا تھا

بہارِ لطافت میں بے مثل ثانی
گلِ سبز ان عارضِ مصطفیٰ تھا

مدور جو کہتے ہیں چہرہ کا عالم
وہ تدویر سے بہی وراءالوریٰ تھا

وہ صلِ علیٰ گندمی رنگ اونکا
کہ عارض رخِ عالمے نور کا تھا

چمکتا تھا کیا نورِ حسنِ صباحت
فروغِ ملاحت دمکتا ہوا تھا

مزین تھا سینہ اہن اعتدالی
خوش اندام اندامِ خیرالوریٰ تھا

وہ جسمِ مبارک کی روشن تجلی
کہ سرچشمۂ نورِ جسمِ خدا تھا

وہ دندان و لب غیرتِ در کموں
وہ حسنِ تبسم کا عالم نیا تھا

وہ بحر تبسم مین موج لطافت
کہ دریوزہ گر جس کا اب بقا تھا

وہ حسن ادا کس زبان سے ادا ہو
تبسم مین اُن کے جو حسن ادا تھا

کرے اُس شمائل کا کیا وصف کافی
سراپا سہر خوبیون سے بھرا تھا۔

رہی حسرت کہ گیسو کو نہ دیکھا
سر زلف معنبر کو نہ دیکھا

نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال
فروغ عارض گلرو نہ دیکھا

رہے اکثر کف افسوس ملتے
مگر اُن ہاتھ کو ہمنے نہ دیکھا

ہزارون کے تڑپنے کا تماشا
قفس مین تونے وہ گلرو نہ دیکھا

بھلا سے کہیے کہ کیا دیکھا جہان مین۔
اگر کافی نے ہم کو یہان نہ دیکھا

ایها العشاق شیدائے جناب مصطفٰے
عین ایمان ہے تولائے جناب مصطفٰے

روکش گل گشت جنت ہی اگر ہووے نصیب
شغل اوصاف سراپائے جناب مصطفٰے

لاکھ خورشید قیامت کو تصدق کیجئے
ہر سر یک نور سیمائے جناب مصطفٰے

باعث ایجاد طاق جنت فردوس ہے
طاق ابرو قوس زیبائے جناب مصطفٰے

ابذب الاشعار جنکے وصف مین وارد ہوا
ہین وہ مژگان صف آرائے جناب مصطفٰے

ہی نصیب العین جن کے کحل مازاغ البصر
ہی وہ زیبا چشم رعنائے جناب مصطفٰے

مظہر نور الٰہی جسند اصل سے علے
بینی اقدس معلائے جناب مصطفٰے

چشمۂ آب بقا تسنیم و کوثر سلسبیل
رشحۂ لعل شکر خائے جناب مصطفٰے

عارض حوران جنت کو نہ دیکھے آنکھ بھر
والہ حسن کف پائے جناب مصطفٰے

آنکھ خورشید قیامت سے لڑائین لاکھ بار
عاشقان چشم غنائے جناب مصطفٰے

حور و غلمان بنکے اسکے تماشائی ہوئے
جو ہوا محو تجلائے جناب مصطفٰے

گر جنون بھی ہو تو عشق احمد یکا ہو جنون | ہو اگر سودا تو سودا ہے جناب مصطفے

رات دن ہے یہ دعائے کافی شوریدہ حال
گر عطا یارب تو لائے جناب مصطفے

چمکا جہان مین جب اقبال مصطفے
اک زلزلہ سا کوشک کسریٰ مین پڑ گیا
دعویٰ ہوا ہے کان حجر کا گو شکوہ
بس آرزو ہی دل حسرت زدہ کی ہے

ماہ سپہر ہو گیا پامال مصطفے
چمکی جو برق شوکت اجلال مصطفے
سنکر حدیث نعل پر افضال مصطفے
مشتاق ہے تمثال احوال مصطفے

کافی ہے اپنے واسطے گر منکر و نکیر
دکھلائین لا کے قبر مین تمثال مصطفے

پیدا ہوے وقت سحر محمد مصطفے
با جلوہ نور ضیا با شان جلال اللہ
اس تہنیت کی دھوم تھی مشرق سے تا مغرب تلک
پیدا ہوے شاہ عرب شاہ عجم محبوب رب

فخر ملک فخر بشر حضرت محمد مصطفے
پیدا ہوے والا گہر حضرت محمد مصطفے
پیدا ہوے گیا نامور حضرت محمد مصطفے
با شان رحمت جلوہ گر حضرت محمد مصطفے

کافی ہوے پیدا ابھی با صد ہزاران آگہی
برج رسالت کے قمر حضرت محمد مصطفے

جس کو عشق سید کونین و مکان حاصل ہوا
ہو وہی اہل جہان مین اہل اللہ دوستو
مسکن حب رسول اللہ جس کا دل ہوا
حرز جان جس نے کیا اسم رسول اللہ کو
یون ہوا وارد حدیث صاحب لولاک مین
ہے سعید دو جہان وہ جو کوئی لیل و نہار

اہل ایمان مین اسکا مرتبہ کامل ہوا
الفت خیر الورا مین جو کوئی بیدل ہوا
ہے وہی عارف وہی کامل اور وہی واصل ہوا
اسکو اوس سے تمامی درد و غم زایل ہوا
جو مکان کوئی جہان مین قابل محفل ہوا
نعت اوصاف رسول اللہ کا شاغل ہوا

اور اہل بزم نے بھیجا وہاں مجھ پر درود — نور رحمت ان سبھوں کے جا بجا شامل ہوا

نوح کی کشتی ہے حب اہلبیت مصطفیٰ — ساحل مقصد پہ پہنچا اس میں جو داخل ہوا

رحمت عالم کا اے کافی وسیلہ جب کیا
حل ہو آسان واہ واہ کیا عقدۂ مشکل ہوا

مجمع احمدی پڑھ نعت سنانے آیا — کفر کو توڑ سبھی دین بسانے آیا

نعت وہ چیز ہے رکھ گوش کو سنیو جانے — فاسقوں کو تئیں ترتیب سکھانے آیا

سچ ہے فرمان نبی نے اجلو مشرک کے شک — ان کو کر بند مسلمان بنانے آیا

مشرکو قتل نہ کرو آج برآمد ہیں شغل — اور ہے راست دل و جاں لیجانے آیا

جنکو ظاہر ہے جہاں معجزے اظہر و اتم — کر ثنا و اعظام اک دلکو لگانے آیا

مومنو مجمع عفار بنیں کیا روشن — ادب و تعظیم سکھا اور پڑھانے آیا

یا شہ مہر و مہر اسم کو تو اقتدام ہے
بندہ کافی بھی سر اپنا جھکانے آیا

ہو جو اس دل کا مدعا یا رب — اپنی رحمت سے کر عطا یا رب

بطفیل نبی رسول کریم — ہو اجابت مری دعا یا رب

اب تو تسطیح میں پڑیا تجھ — ہوں مری مشکلیں ہوا یا رب

اور یہ بھی تیرے جہاں میں ہے — اب کفایت کی التجا یا رب

یعنی نظم نسیم جنت میں — ہو گئی مجھ کہیں خطا یا رب

اپنے پیارے حبیب کے صدقے — اس خطا کو بھی بخشنا یا رب

ہو نفس ورد کار کافی کے
نعت اوصاف مصطفیٰ یا رب

بال پر والے گئے اڑ کر مدینہ کی قریب — میں نہ پہنچا کس طرح بے پر مدینہ کی قریب

پا شکستہ ناتوان بی توشہ راہ گم کردہ
کاش پہونچا دے کوئی رہبر مدینہ کے قریب

آہ قسمت گر مرا تائید پر ہوتا نصیب
مین پہنچتا اب تلک جا کر مدینہ کے قریب

روضۂ اقدس کو با عین ادب دیکھا کرون
دے مکان گر خالق اکبر مدینہ کے قریب

اس دیار جان فزا مین کاش ہم پائے وطن
پھرتے رہتے روز و شب اکثر مدینہ کے قریب

میری جسم ناتوان کو بر سر سیل سرشک
تو جو پہونچے موج چشم تر مدینہ کے قریب

جتنے ہین وہ ساکنان روضۂ خلد برین
پھرتے رہتے ہین جو وہ اکثر مدینہ کے قریب

آہ درد او او دریغا حسرتا واحسرتا
کاش کے میرا بھی گھر ہوتا مدینہ کے قریب

وجد کی عالم مین جاتا لوٹتا آنکھون کی بل
دیکھکر وہ گنبد اخضر مدینہ کے قریب

تنے جنات تجری تحتہا الانہار ہے
ہے جو نہر صاحب کوثر مدینہ کے قریب

ایک دم کے دم مین گر چاہے خدائے روزگار
اڑ کے پہونچے کافی مضطر مدینہ کے قریب

خدائی کے لائق سردار یارب
سبھی جز و کل کا خبردار یارب

کرون کس سبب کا سہارا بھروسہ
توئی خضر سب کا مددگار یارب

تیری رحمت کا ہزارون کروڑون گن
روان ہے یہان بحر زخار یارب

کرون کس زبان سے بھلا حمد تیرا
زبان مین نہین تاب گفتار یارب

دل افسردہ تشنہ کام جان چمن
زبان خشک ہون صورت خار یارب

عطا کر مری آرزوئے دلی کو
تمنائے دل کی خبردار یارب

خبیر و علیم و سمیع اور ناظر
یہ سب صفت تیری نمودار یارب

نہین تیری اوصاف کی حد و غایت
کہان تک کرے کوئی اظہار یارب

توئی منعم و معطی ہر عطا ہے
کری جو دو بخشش بھی بسیار یارب

مجھی بخشدے اے بڑی رحم والے
ترا نام ستار و غفار یارب

ترے در سے محروم جائے کا نہ کوئی
نہیں تجھ سوا اور دو یا ربا رب +

لیلۃ القدر ہے یہاں جلوہ نما آجکی رات
صبح عید ہے یہاں پردہ کشا آجکی رات

شب قدر صبح عید کو یہاں کیا رتبہ
ہے شب مولد محبوب خدا آجکی رات

گرم عشرت تھی ہم اہل زمین وحش وطیور
تہنیت گو تھے ہم اہل سما آجکی رات

ہے شگفتہ ہوائے طرب و عیش و سرور
غنچۂ خاطر ارباب ولا آجکی رات

انبیا شیوۂ تسلیم بجا لاتے ہیں
مولد صاحب لولاک میں آ آجکی رات

دنگ ہے پیر فلک چشم کواکب حیران
جلوہ گستر ہے یہ کچھ نور ضیا آجکی رات

دست مشاطہ قدرت نے لیا اپنا تھام
دیکھ اس عارض تاباں کی ضیا آجکی رات

صورت سایۂ دیوار بزیر مولا ہے
ہے شب قدر بھی سرگرم دعا آجکی رات

روئے پرنور پہ وہ گیسوئے مشکین کی بہار
ظلمت نور کا کیا رنگ اڑا آجکی رات

ہو کے موسی سے بہم دست نعل و حدیبین
گر پڑے دیکھ جو مولا کی ضیا آجکی رات

رو کش وادئے ایمن ہے زمین مولا
کون آتا ہے یہاں پردہ جلا آجکی رات

بطفیل شب میلاد نبی ای کافی
کیجئے عرض دعا ہاتھ اوٹھا آجکی رات

تخت مولد پہ جس نے قدم آجکی رات
دوش کعبے لیا جسکا علم آجکی رات

تاج طٰہٰ بسر و تیغ فتحنا بکمال
آیا کس دھوم سے وہ شاہ امم آجکی رات

مولد صاحب لولاک میں ہیں گرم طراز
انبیا حور و ملائک ہوں بہم آجکی رات

آمد احمد مختار کی ہیبت سے اٹھی
سر کے بل گر گئے عالم کے صنم آجکی رات

گر گئے تخت شیاطین و سلاطین میں
اور کسریٰ کا ہوا قصر عدم آجکی رات

کفر کا فتنہ کی جو دفتر میں بہت دیکھا ہم
سجدہ شکر میں تھے لوح و قلم آجکی رات

بطفیلِ شبِ میلاد دعا گر کافیؔ
جوشِ رحمت پہ ہے دریائے کرم آج کی رات

بروزِ جمعہ جو بہت درود و صلوات — نہووے کیونکہ اُسے نارِ دوزخی سی نجات
کہا خدا نے پڑھو مومنو نبی پر درود — بس اب ہمیں تو یہ درود درود ہے طاعات
گر آرزو ہے قبولِ دعا ہو اے لوگو — بروزِ جمعہ پڑھو تم درود ہر اوقات
دعا کے ساتھ نہووے اگر درود شریف — نہووے حشر تلک بھی برآمد حاجات
قبولیت سے ہے دعا کو درود کی باعث — یہی درود کی باعث کرامت برکات
درود جمعہ بلاواسطہ پہنچتا ہے — بگوشِ پاک جنابِ نبی ستودہ صفات

خدائے پاک سے یہ آرزو ہے کافیؔ کی
درود سرورِ عالم پہ بھیجے دن رات

سرت گردم بمیدانِ شفاعت — نظر فرما بخواہانِ شفاعت
جبینت مطلعِ خورشیدِ احسان — جمالِ ماہِ تابانِ شفاعت
سرافرازی بتاجِ عز و تمکین — سزاوار بایوانِ شفاعت
سحابِ رحمت بر فرقِ عالم — محیطِ مکرمت کانِ شفاعت
برای تشنگانِ روزِ محشر — وجودت ابرِ نیسانِ شفاعت
گرفتارم باسقامِ جرائم — علاجم کن بدرمانِ شفاعت
چہ بیم از آفتابِ روزِ محشر — بہ ظلِ مہرِ تابانِ شفاعت
گدایانِ درت را یاد آری — بروزِ حشر برخوانِ شفاعت

بحالِ کافیِ مسکین کرم کن
کہ شایانی بسامانِ شفاعت

وہ مہرِ پر ضیا مہرِ نبوت — وہ نورِ با صفا مہرِ نبوت

جیب خاص اپنے مصطفےٰ کو | خدا نے کی عطا مہر نبوت
بجانِ بین دو شانہ تھی نمودار | بصد تزئین کنیا مہر نبوت
نشانِ خاتمِ پیغمبران تھی | وہ مہر کبریا مہر نبوت
حروف کلمہ طیب کے تھے منقوش | منقش حبذا مہر نبوت
بہ زیر پیرہن حضرت نبی کی | رہی جلوہ نما مہر نبوت

سنی کافی ہے جو اوصاف خاتم
کہا صل علیٰ مہر نبوت

زیارت گاہِ عالم مکانِ مولدِ حضرت | شمار اہلِ ایمان سب ہے بیانِ مولدِ حضرت
مدینہ اور کعبہ میں ہمیشہ ہی جرچا ہے | ہوئی کیا خوب ثابت عز و شانِ مولدِ حضرت
ہوئی ریائے سیاد اخشک فارس کی بجھی آتش | ہوا کیا کیا عیان اعجاز آن مولدِ حضرت
ملی ہے بولہب تک بھی خراشادئ مولد کی | تمھیں کیا کچھ ملے گا دوستانِ مولدِ حضرت
عجب کیا ہے کہ پاویں اس خوشی میں جنت الماوا | سبھی ہیں اہلِ محفل شادمانِ مولدِ حضرت
یقین اہلِ عقیدت کو ہے ایسی ہی شہرت سے | رہے گا حشر تک باقی نشانِ مولدِ حضرت
ہوئی پیش تیرا سو بر میلاد حضرت کو | وہی پر نور ہے اب تک مکانِ مولدِ حضرت
وہانتک سائل امن و امان کا دخل رہتا ہے | جہان رہتا ہے مذکور زبانِ مولدِ حضرت
ہوا افہوا علمائے عرب سے مسئلہ ثابت | اٹھو تعظیم کو وقتِ بیانِ مولدِ حضرت
کہانتک توصلہ لیگا جناب حق تعالیٰ سے | بشارت تجکو ہو اے مدح خوانِ مولدِ حضرت

یہ از کحل جواہر ہے مری آنکھوں میں کافی ہے
اگر مل جائے خاک آستانِ مولدِ حضرت

صل علیٰ نبی کا نور شبِ ولادت | تھا مخزنِ تجلی نورِ شبِ ولادت
مشرق سے تا بمغرب گھر گھر ہوئی تجلی | ایسا چمک رہا تھا نور شبِ ولادت

موسیٰ بھی منتظر ہے اُس نور کی جھلک کے
افسوس پر نہ پایا نورِ شبِ ولادت

کسریٰ کے قصر پر تھا اک زلزلہ نازل
وہان برق بنکے چمکا نورِ شبِ ولادت

کونین ہے منور اُس نور کے سبب سے
ہے نورِ عالم آرا نورِ شبِ ولادت

بصرہ کے قصر دیکھے کچھ ایسے آمنہ نے
ایسا تھا جلوہ فرما نورِ شبِ ولادت

ادریس اور عیسیٰ تھے مانگتے دعا مین
ہم دیکھین مصطفےٰ کا نورِ شبِ ولادت

فارس مین مدتون سے آتش جو شعلہ زن تھی
بجھ ہی گئی جو دیکھا نورِ شبِ ولادت

ہنگام ذکرِ مولد گر دل لگا کے دیکھو
کرتا ہے دلہ جلوہ نورِ شبِ ولادت

کانپا تھا لات و عزا اور سرنگون ہبل تھا
ہیبت یہ ساری لایا نورِ شبِ ولادت

جب مولدِ نبی کی پڑھتی رہی روایت
پیشِ نظر ہے گویا نورِ شبِ ولادت

یہ محفلِ نبی ہے مولود کی خوشی ہے
مومن کو ہے ہنسایا نورِ شبِ ولادت

انوارِ خیر و برکت آثارِ امن و راحت
دکھلا رہا ہے کیا کیا نورِ شبِ ولادت

انکارِ بزمِ مولد ہے جس کسیکا مذہب
ہے اُسکی جان پہ شعلہ نورِ شبِ ولادت

امداد روزِ بد مین تاریکئ لحد مین
کافیؔ کا ہے وسیلہ نورِ شبِ ولادت

پیدا ہوے رسولِ خدا مومنو صلوات
اُس صاحبِ لولاک پہ ہر دم کہو صلوات

پیدا ہوے وہ صاحبِ لولاک شاہِ دین
کر عرض اُس جناب مین اور مدحگو صلوات

پیدا ہوے وہ سیدِ ساداتِ مجتبےٰ
ہے امر جنکے واسطے کہتے ہو صلوات

پیدا ہوے وہ باعثِ ایجادِ کائنات
حضرت کی جانِ پاک پہ ایدوستو صلوات

پیدا ہوے وہ خاصۂ درگاہِ مصطفےٰ
یارب تیری حبیب پہ ہر بار ہو صلوات

پیدا ہوے وہ صاحبِ معراج معجزات
ذرات اُس جہان مین ہدیہ کرو صلوات

کافیؔ ہے حلِ مشکلِ دارین کے لئے
اُس نام پر مدام لکھو اور پڑھو صلوات

شان معراج ہے کیا جلوہ نما آجکی رات
کیا کہوں صل علی صل علی آجکی رات

دہوم ہے فرش سے تا عرش شب اسرا کی
تہنیت گو ہین ہم ارض و سما آجکی رات

تا شگفتہ تیرے نالہ کو کرے غنچہ دہن
گرم رفتار ہے گلشن مین صبا آجکی رات

شب معراج کی وہ تیرہ شبی کا عالم
چشمہ خضر کا مقصود ہوا آجکی رات

قاب قوسین بہی ہے قرب جناب نبوی
خلوت خاص مین پڑہتا ہی رہا آجکی رات

ہے جہان محفل معراج نبی کی ترتیب
خود بدولت ہی وہان جلوہ فزا آجکی رات

صاحب کوثر طٰہٰ کے لئے ہے کیا کیا
حق تعالےٰ کی عنایات و عطا آجکی رات

حور و غلمان و ملائک تھی سبہی شوق کیساتھ
محو نظارۂ محبوب خدا آجکی رات

دیکھہ اُس محفل اقدس کی بہار و سامان
یاد آتا ہے مدینہ کا سما آجکی رات

روضہ پاک یہ عید شب اسرا کی بہار
چشم مشتاق مین ہے جلوہ نما آجکی رات

غیرت آتش گل جلوہ گری جہاڑو کی
حبذا اگر و چراغان کی ضیا آجکی رات

جامین کی محفل معراج لیکر کافی
اُسکے مداح شفاعت کا صلہ آجکی رات

درد غم سے دل مرا ہو جائے خالی الغیاث
دیکھون گر روضہ عالیکی جالی الغیاث

ہے یہی مرہم مرا اس سینہ صد چاک کا
ہے یہی کافی علاج انما لی الغیاث

یا شفیع المذنبین یا رحمت للعالمین
خاص محبوب خدا سلطان عالی الغیاث

آجتک پیدا ہوا تم سا نہو ویگا کبہی
آپ ہین سرور ریاض جمالی الغیاث

یہ دل پژمردہ ہی مدت سی تاراج خزان
لطف سے کیجو بہار تازہ حالی الغیاث

آرزو یہ ہے در دولت پہ تیرے آن کے
ہو مہیا مدح خاک پاک یا تمالی الغیاث

کوئی روکی یا اٹھا دے یہ اٹھنے کا نہین
اب تو کافی ہے تیرے در پہ آ کہا لی الغیاث

ہے نور فشان طرفہ بہارِ شبِ معراج
خورشید تھا افشاندہ بہارِ شبِ معراج

فردوس مین اور نئے پھول کھلائے
جس وقت چلی بادِ بہارِ شبِ معراج

جولانگہِ افلاک بس شوکت شان ہے
ہے گرم عنان شاہ سوارِ شبِ معراج

کیا رات تھی کیا رات تھی وہ عین تجلی
جز نور نہ تھا دود و بخارِ شبِ معراج

محبوب خدا تو چمن عرش برین تھا
جبرئیل ہو گئے نغمہ ہزارِ شبِ معراج

دوزخ سے ہوئی امت عاصی کی رہائی
کیا ہم کو ملا خوب نثارِ شبِ معراج

کافی ہے مرے واسطے بخشش کا وسیلہ
مداحی سلطان بہارِ شبِ معراج

جبریل کا کچھ بڑھ گیا رتبہ شبِ معراج
لینے کو جو حضرت کے وہ آیا شبِ معراج

کی شانہ کشی گیسوئے محبوب خدا مین
عمامہ کو سر پر یہ سجایا شبِ معراج

محبوب کی آمد کی فلک پر جو خوشی تھی
تھی حور و ملک سارے صف آرا شبِ معراج

رخسار پہ آنکھ کف پاے نبی سے
اس طرح سے حضرت کو جگایا شبِ معراج

پہنا ہی نہ تھا جس کو کسی نے کبھی آگے
وہ خلعت پرنور سجایا شبِ معراج

اللہ رے اس حسن ملاحت کی تجلی
موسیٰ کو بھی غش دیکھ کے آیا شبِ معراج

یوسف بھی گئے بھول صباحت کا وہ عالم
اس حسن ملاحت کو جو دیکھا شبِ معراج

وہ چین جبین اور وہ چتون کی ادائین
مژگان صف آرا کا وہ جلوا شبِ معراج

انداز سیہ چشمی مین سرخی کے وہ ڈورے
مازاغ کے سرمہ کا تجلی شبِ معراج

لعل لب جان بخش مین اعجاز کا جلوہ
تھا غیرت اعجاز مسیحا شبِ معراج

وہ حسن تبسم مین بہار لب دندان
وہ دوش پہ گیسو کا لہرانا شبِ معراج

اودھر نہ اٹھی ناز سے بھر کے آنکھ وہ گر
دکھلائے قیامت کا تماشا شبِ معراج

کھلایا جو اک جلوہ حسن قد بالا
تھا عالم بالا تہ و بالا شبِ معراج

کہدیتے اویس قرنی وہ بھی تو دیکھے
پنہان جلوۂ دیدار ہی کیا کیا شب معراج

یوسف نبی نہ پایا نہ وہ یعقوب نے دیکھا
جو آپ کا تھا حسن سراپا شب معراج

دندان شکستگی کیا کو کریں جانکو تصدق
کیا عاشق جانباز ہی ستودہ شب معراج

اے صاحب معراج کا مداح ہے کافی
اللہ بھی مشتاق ہے جسکا شب معراج

شب ولادت ختم پیغمبران ہے آج
شب ولادت سردار سروران ہے آج

شب ولادت مخدوم مرسلان ہے آج
شب ولادت مقصود کن مکان ہے آج

شب ولادت محبوب کبریائی ہے
شب ولادت ممدوح قدسیان ہے آج

حبیب خاص خدا کی ہے یہ شب میلاد
شب ولادت سلطان انس و جان ہے آج

وحوش و طیر ہے جس شب بہم نوید رسان
یہ وہ شب شرف افزائے ہر مکان ہے آج

یہ رات ہے شب میلاد رحمت عالم
تمام عالم امکان شادمان ہے آج

کیا ہے فصل بہاری نے ہر چمن میں ظہور
نسیم فیض سے ہر باغ گل فشان ہے آج

زمین مہبط نور ہر سرور حسن شب
یہ وہ شب شب عیش جاودان ہے آج

شب دوازدہم یہ ربیع الاول ہے
شب ولادت فخر جہانیان ہے آج

بفیض ذکر شب مولد رسول کریم
گہر فشان لب مداح ہر زبان ہے آج

ولادت نبوی کی خوشی میں اسے کافی
ہر اہل محفل مولود ورد خوان ہے آج

نبی کی ذات ہے کیا مظہر صلاح و فلاح
محیط فیض اتم مصدر صلاح و فلاح

گدا ہوا جو کوئی باب مصطفائی کا
ہے ان کی زیر نگین کشور صلاح و فلاح

قبول حسن عمل کے لئے درود شریف
عجیب طرح کا ہے نور صلاح و فلاح

بیان نعت شریف جناب شاہ امم
زبان کی تیغ کا ہے جوہر صلاح و فلاح

بہارِ نعتِ مبارک کا مین ہوا عوضِ
یہی ہے میری لئے دفترِ صلاح و فلاح

لکھا ہے مینے یہ دیوان بمدحِ ختمِ رسل
لگی ہی ہاتھ عجب گوہرِ صلاح و فلاح

کیا خدا نے جو کافی کو مدح خوانِ نبی
عطا کیا بخدا افسرِ صلاح و فلاح

رحمتِ عالم سے ہے ایوانِ جنت کا رسوخ
باعثِ خیر الورا کی ہے شفاعت کا رسوخ

واسطے ذاتِ مبارک صاحبِ لولاک کے
ہے عیان قصرِ سپہر کاخ جنت کا رسوخ

حق تعالے نے دیا ہے خیر امت کا خطاب
ہو گیا حضرت کی باعث کیا اس امت کا رسوخ

انجم افلاک کی بنیاد بھی ہید نہ انہی
تھا یہی ختمِ رسالت کی رسالت کا رسوخ

مظہرِ فیضِ اتم ہے سرورِ عالم کی ذات
وہان شفاعت کا وسیلہ یہان ہے انکا رسوخ

مومنو ایمان کامل اونّے حاصل کر لیا
جسکو حاصل ہو گیا انکی محبت کا رسوخ

ہر بلائے مبتلا کی دور ہونیکے لئے
ہم کو ہے کافی وسیلہ نعتِ حضرت کا رسوخ

رخِ حبیبِ خدا ہی دو عالم آرا چاند
کہ جسکی نور سے روشن ہی ہر ستارا چاند

ظہورِ نورِ رسولِ خدا کی باعث سے
ہوا ہی مہرِ درخشان آشکارا چاند

سپہرِ حسن پہ روی شریف کی آگے
سہا کی شکل ہے ادنی سا ایک تارا چاند

جبین کے نور پہ خورشید لاکھ بار نثار
ہلال ناخنِ پائے نبی پہ وارا چاند

تجلی شبِ معراج کی نہ لایا تاب
فلک سی گر گیا اس رات مین کنارا چاند

بجز اشارۂ انگشتِ صاحبِ لولاک
دوبارہ پھر نہ فلک پر ہوا دوبارا چاند

پڑی ہی شرق سے تا غرب دھوم اے کافی
کہ آسمان پہ سوئے زمین اتارا چاند

بہارِ خلد ہے روئے محمدؐ
شمیم جان فزا روئے محمدؐ

سہی سروِ ریاضِ ہمیشہ بالی
نہ دیکھا ہو زمین پر جس نے فردوس
کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا
ہمین ہے وہ جگہہ محرابِ طاعت
دلِ وحشی ہے زنجیرین توڑاتا

قدِ رعنائے دلجوئے محمد
وہ آکر دیکھہ لے روئے محمد
عدیم المثل ہے روئے محمد
جہان ہے ذکرِ ابروئے محمد
بشوقِ یادِ گیسوئے محمد

بس اب کافی ہے آگی جائے آداب
کہان تو اور کہان روئے محمد

نامِ حضرت پہ لاکھہ بار درود
ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے
کون جانے درود کی قیمت
مومنو آپ پڑھے جاؤ
تا بکے عشقِ گل مین نوحہ گری
جائے مرہم ہے دلِ فگار و نکلا
نزع مین گور مین قیامت مین

بے عدد اور بے شمار درود
دم بدم اور بار بار درود
ہے عجب دُرِّ شاہوار درود
با ادب اور با وقار درود
گُل سے بہتر ہے ای ہزار درود
راحتِ جانِ بے قرار درود
ہر جگہہ یارِ غمگسار درود

جو محبِ نبی ہے اے کافی
چاہیئے اُس کو بار بار درود

عاصیو جرم کی دوا ہے درود
سب عبادات مین ہے شمول ترا
ایک ساعت مین عمر بہر کے گناہ
حشر کی تیرہ گی سیاہی مین
چھوڑیو مت درود کو کافی

کیا دوا مین کیمیا ہے درود
ہر عبادات پیرایہ ہے درود
کرتا معدوم اور فنا ہے درود
نور ہے شمع پر ضیا ہے درود
راہِ جنت کا رہنما ہے درود

کیا کروں لیکے ہزاران جہان کا تعویذ
نام حضرت ہے مجھے حفظ و امان کا تعویذ

سچ تو یہ ہے کہ زبان بندی اعدا کے لئے
ہو گیا وصف نبی مری زبان کا تعویذ

بہر رفع مرض و زحمت و رنج و کلفت
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں وہ لوگ کہاں کا تعویذ

تم پڑھو صاحب لولاک پہ کثرت سے درود
ہے عجب ورد نہان اور عیان کا تعویذ

بخدا انکو بجز ورد درود و صلوات
کوئی کافیؔ نہ ملا راحت جان کا تعویذ

سنا جب سنت غیر آیا وہان چاک گریبان پر
نظر پہان غیرت الفت نے کی تاراج امان پر

یہ کس کے منکر انکا تصور دل میں آیا تھا
کہ بجلی نور کی ساری رات بھر گرتی رہی جان پر

تکلف بر طرف یہ تیری دیوانہ کا عالم ہے
کہ جاتا وجد کے عالم میں ہے خار بیابان پر

دکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمت غربت
نظر کر اب تو وہ رشک قمر شام غریبان پر

قفس میں ہم اسیرونکا یقین ہاں ہے اے کافیؔ
کھلا ہے دیدۂ امید اب تک لطف یزدان پر

ہو سکے کس سے بیان آپ کی شان اعجاز
کیا کہوں شان سراپا ہے وہ آن اعجاز

نرگس گلشن مازاغ ہے وہ چشم شریف
موئے مژگان مبارک رگ جان اعجاز

ماہ کیا حشر کا خورشید کرین ٹکڑے ٹکڑے
آئین گر بہ سر اعجاز بیان اعجاز

تھا جو گلدستۂ گلزار تجلی وہ قد
سایہ سے دور رہا سرو روان اعجاز

بجز اعجاز تمامے حرکات و سکنات
ذات محبوب خدا مخزن و کان اعجاز

پشت آہو پہ پھرا تو اٹھی اس سے شمیم
دست حضرت تھا عجب مشک فشان اعجاز

سو رہن گم شدہ صدیقہ نے پائے اپنے
کھل گیا کچھ یہ تبسم جو دہان اعجاز

پائے اقدس کا نشان حشر تلک باقی ہے
جس جگہ سنگ ہے پشت نشان اعجاز

ہے شفا بخش مریضان جہان اے کافیؔ
لب اعجاز کا وہ آب دہان اعجاز

دل مشتاق کی ہے آرزو بس — کہ اُن قدموں پہ دیجے جان تو بس
تڑپنا لوٹنا اُس خاک در پر — یہی حسرت یہی ہے آرزو بس
ملے گر خاک صحرائے مدینہ — دل صد چاک ہو جائے رفو بس
کسی ڈھب ہو رسائی اُس گلی تک — یہی کوشش یہی ہے جستجو بس

تمامی ہمصفیر منزل کو پہونچے
فقط پہونچا نہ کافیؔ آہ تو بس

گل سے کچھ الفت نہ مجکو گلستاں سے اختصاص — ہے مگر مدح شفیع عاصیاں سے اختصاص
جو ہوا مشغول وصاف جناب مصطفےٰ — اُسکو حاصل ہو گیا اہل جناں سے اختصاص
ہو تجھے میں خوشہ چین خرمن مدح شریف — ہے مدیح خاتم پیغمبراں سے اختصاص
تجربہ کی بات ہے جسنے کیا ورد درود — اُس نے حاصل کر لیا امن و اماں سے اختصاص

کب تلک شوق رہا سہ چل مدینہ کیطرف
یہاں کی الفت چھوڑ کافیؔ گر وہاں سے اختصاص

رسول مجتبےٰ ہیں صاحب حوض — حبیب کبریا ہیں صاحب حوض
وہ کیسا حوض جس کا نام کوثر — کہ جسکے مصطفےٰ ہیں صاحب حوض
مقام شکر ہے ای خیر امت — ہمارے رہنما ہیں صاحب حوض
برای تشنگان روز محشر — نے شکر خدا ہیں صاحب حوض
ادہر ہے شعلہ زن دوزخ تو کیا ہے — ادہر بحر عطا ہیں صاحب حوض
نہ آنے دینگے ہمکو نار دوزخ — برائے التجا ہیں صاحب حوض

تمامی درد و رنج و غم میں کافیؔ
ہماری تو دوا ہیں صاحب حوض

جب تلک باہم ہوا ہے جسم و جاں کا ارتباط — نعت حضرت میں ہو میری زباں کا ارتباط

صاحب لولاک کو پیدا نہ کرتا گر خدا
خوش نہیں آتا ہے کوئی شعر اب اسکی سوا
صدمہ فرقت میں کب تک دیکھیے تا آگیا

کا ہمیکو ہوتا زمین و آسمان کا ارتباط
ہو گیا مدح نبی میں مدح خوان کا ارتباط
نالہ شبگیر سے آہ و فغاں کا ارتباط

چل مدینہ سے طیبا کو چھوڑ کر شہر وطن
اس مراد آباد سے کافی کہاں کا ارتباط

سنا ہے جب سے اسم حضرت خیر الوریٰ شافع
سناتا ہوں یہ مژدہ میں تو اہل کبائر کو
دکھایا تم نے جس کو گور میں دیدار ای سرور
پڑھے جاؤ درود اس رحمت عالم پہ ای لوگو

مقام فخر ہم کو مل گیا ہے کیا بڑا شافع
کہ ہیں ہم سب کے محشر میں حبیب کبریا شافع
بچاؤ قبر کی ظلمت سی اے بدر الدجیٰ شافع
کہ جنکا نام احمد ہے محمد مصطفےٰ شافع

ہوا ثابت یہ نص کو یہ بعصک سے اے کافی
کہ مقبول شفاعت ہیں وہ محبوب خدا شافع

نور ایمان ہو اور درود شریف
جسنے جب دل سے ہو ثابت
پایا دو نوجہان میں وہ دولت
تا تو ایسا ہوا نہ ہووے گا۔
دوستو ہوگا سب میں وہ غالب
گرچہ عاصی سے کچھ نہیں طاعت

در افشاں ہوا درود شریف
با وضو ہو پڑھا درود شریف
اُس کا شافی ہوا درود شریف
اُس کا ہادی ہوا درود شریف
جس سے راضی رہا درود شریف
لیک حامی ہوا درود شریف۔

ہو رضا جس میں ہو خدا راضی
ہم کو کافی ہوا درود شریف

ہر مرض کی دوا درود شریف
ورد جس نے کیا درود شریف

دافع ہر بلا درود شریف
اور دل سے پڑھا درود شریف

حاجتیں سب روا ہوئیں اسکی — ہی عجب کیمیا درود شریف
آفتاب سپہر ایمان ہے — گوہر پرضیا درود شریف
آپ کی ساتھ حشر مین ہوگا — جسنے اکثر پڑھا درود شریف
جو محب جناب احمدؐ ہے — اسکا مونس ہوا درود شریف
اے صبا تو ہی جا کی پہنچادے — بر در مصطفیٰ درود شریف

توشۂ راہ آخرت کیجے
کافی بے نوا درود شریف۔

صل علی کرامت پیراہن شریف — کیا تازہ تر ہے صورت پیراہن شریف
کون ومکان کا جس سے معطر دماغ ہے — وہ جان فزا ہے نکہت پیراہن شریف
ملبوس خاص حضرت خیر الوریٰ کا ہے — کر لیجئے زیارت پیراہن شریف
ہے صاحب لباس سی عزت لباس کی — راحت ہے ہم کو عزت پیراہن شریف
ہے یہ مقام مرجع قدوسیان مدام — ہے جس جگہہ اقامت پیراہن شریف
ملبوس خاص آج تلک مندرس نہین — ہے یہ دلیل صحبت پیراہن شریف۔
در پردہ ہے یہ رویت لباس ہے — اہل یقین کو رویت پیراہن شریف
لازم ہے بلکہ واجب آفات مومنو۔ — خدمت باہل خدمت پیراہن شریف

کافی کی بھی دعائی دلی مستجاب ہو
یارب طفیل برکت پیراہن شریف

مجکو تڑپاتا ہے بیحد ہے مدینہ کا فراق — ہر سحر ہر شام روز وشب مدینہ کا فراق
مغنے پرواز ہے افسوس بے بال و پری — ورنہ مرغ دل اوٹھاتا کب مدینہ کا فراق
آہ تڑپاتا ہے شکل طائر بے بال و پر — شعلہ زن ہوتا ہے دلمین جب مدینہ کا فراق
یا غیاث المستغیثین رحمۃ اللعالمین — ہو مبدل وصل سے یارب مدینہ کا فراق

گرچہ ہوں اکثر غم رنج والم کا مبتلا
ہے مگر ہر درد سے اغلب مدینہ کا فراق

یا الٰہی زندگی میں ہے جو یہ سینہ کا داغ
گو میں بھی ہوں چراغ شب مدینہ کا فراق

گر میری مشکل کو آسان ہی کریم کارساز
ہے ملائے جان کافی اب مدینہ کا فراق

ہے آیت رفعت و رفعنا لک ذکرک
یا رایت شہرت و رفعنا لک ذکرک

اللہ نے بخشا ہی حبیب اپنے نبی کو
کیا خلعت و شوکت و رفعنا لک ذکرک

وہ صاحب لولاک نبی ختم رسل کی
ہی نوبت و دولت و رفعنا لک ذکرک

منشور رسالت یہ شہنشاہ امم کی
طغرا ہے یہ آیت و رفعنا لک ذکرک

اللہ کے محبوب نے کس دہوم سے پایا
یہ منصب و عزت و رفعنا لک ذکرک

ہے شمع فروزندہ جن و ملائک۔
تا روز قیامت و رفعنا لک ذکرک

ہے رایت جان قوت روان اہل ولا کو
گل بانگ بشارت و رفعنا لک ذکرک

اس صاحب شمشیر و علم تاج لوا کا
ہے نعمہ رایت و رفعنا لک ذکرک

لکھتے ہیں ملایک وہ محمد ہے محمد
ہے جنکی تلاوت و رفعنا لک ذکرک

کیونکر نہ کروں نام محمد کا وظیفہ
ہے گرم اشارت و رفعنا لک ذکرک

وہ ذاکر مداح نبی واسطے تیرے
کافی ہے یہ حجت و رفعنا لک ذکرک

کلمہ گویوں کو ہوئی کیا ہی بشاشت حاصل
اور اس مژدہ جان بخش سے فرحت حاصل

کیا شرف کلمہ طیب کو خدا نے بخشا۔
صدق دل سے جو پڑہے ہو اُسکو دولت حاصل

مومنو روضہ رضوانکی اگر خواہش ہے
ورد کلمہ سے کرو خلد کی نعمت حاصل

ذکر کلمہ کا عجب فیض سے ہے سبحان اللہ
جس سے ہوتی ہے دل و دین کو قوت حاصل

اور سیراب ابد کام دہان مومن۔
عقل کو نور ضیاء روح کو راحت حاصل

منکر کلمۂ طیب کے لئے دوزخ ہے
جو مقر ہے اُسے فردوس کی حشمت حاصل

اپنے محسن شہ لولاک کے صدقے کافیؔ
جس کی باعث سے ہوی دین کی دولت حاصل

ہوئے پیدا اُرخ تنویر عالم
ہوئے پیدا وگر پیدا نہوتے
فیوض جنیر مقدم سے نبیؐ کے
ہوئے پیدا وہ جنکے واسطے سے
ہوئے پیدا کلید گنج رحمت
سلیمان کے لئے بخشا خدا نے
برائے نظم احکام شریعت
یہ طول نعت و کشف شاہ لولاک

محمد صاحب توقیر عالم
ہوتی مطلق نعمتیر عالم
کچھہ اور ہی ہوگئی تاثیر عالم
کھنچا تھا خاکہ تصویر عالم
جناب مصطفےٰ اکثیر عالم
برائے چند دار و گیر عالم
انہیں دی حشر مین جاگیر عالم
بہت کوتاہ ہے تقریر عالم

نگاہ عین رحمت یا نبی ہو
بحال کافیؔ دلگیر عالم

شب ولادت حضرت مین تھی خوشی کی دہوم
پڑا تھا عالم ملکوت مین خوشی کا جوش
وحوش و طیر و ملک گرم تہنیت تہے ہم
ہر ایک غنچہ گل پر تھا جوش حسن بہا
ظہور نور تجلی شب ولادت مین -
یہ شنکے آمد انوار حسن مصطفوی -
ازل سے تا بہ ابد اور زمین پہ تا بفلک
گرے زمین مداین پہ کنگرے اُس کے

تمام خلق مین تھی مولد نبیؐ کی دہوم
ملائکون مین بہم تہی مبارکی کی دہوم
جہاڑ کوہ و بیابان مین تھی اُسیکی دہوم -
چمن چمن مین تہی شادی و خرمی کی دہوم
اُٹھا رہا تھا یہ عالم مین روشنی کی دہوم
ملک سرو مین ہے خورشید خاوری کی دہوم
رہے اُس جناب کی ختم پیمبری کی دہوم
پڑے تباہی یہ ایوان کسروی کی دہوم

خزان رسیدہ جو تھے برگ تھے وہان اشجار — زبان حال سے تہی اونپہ تازگی کی دہوم
ہے جب تلک بجہان لا الہ اللہ ۔ — اوسی کے سات تھی نام محمدی کی دہوم

جو دہوم دہام ہے حضرت کی آمد کی کافی
جہان مین ایسی ہوی ہی نہین کسیکی دہوم

السلام ای بطفیل تو بہار عالم — جلوۂ شام وسحر نقش نگار عالم
السلام ایکہ زفیض شرف مقدم تو — سرمۂ چشم ملک گشت غبار عالم
السلام ایکہ زمین برکات ذاتت — ہست پیدا ہمہ تسکین وقرار عالم
گر نبودی بجہان جلوۂ شاہ لولاک — روی خورشید ندیدی شب تار عالم
گشت ویرانۂ گیتی زقدومت گلشن — ہست آباد زفیض تو بہار عالم
ہست ذاتت بیقین رحمت عالم شاہا — چون نباشد بدر پاک تو بار عالم

کافی تشنہ لب از لطف تو خواہد آبی
اے زابر کرمت تازہ بہار عالم +

ہوے تو حبیب رحمان خدا کا اونپر درود دایم
کہین بہم ہو کی جن وانسان خدا کا اونپر درود دایم
ہوے تولد حبیب رحمت ہے جنکا اونے سا باغ جنت
اوسیکے باعث ریاض رضوان خدا کا اونپر درود دایم
ہوے تولد نبی اکرم معظم رحمان عرش اعظم
انہین کے سے روشن سپہر عرفان خدا کا اونپر درود دایم
ہوے تولد وہ خاصۂ حق ہوا جہان پر ضیا و رونق
ہین مظہر نور فیض یزدان خدا کا اونپر درود دایم

ہوئے تولد حبیب اعلیٰ ہوئے تولد صفی اصفا
شفیع و ملجائے اہل عرفان خدا کا اونپر درود دائم
ہوئے تولد شفیع محشر ہوئے تولد قسیم کوثر
ہوئے شگفتہ ریاض رضوان خدا کا اونپر درود دائم

ہوئے تو وہ خیر مقدم یقین مطیب بدل مکرم
یہ دور کافیؔ ہے نور ایمان خدا کا اونپر درود دائم

عرش بریں ایوان محمد صل اللہ علیہ وسلم
خلد سرا بستان محمد صل اللہ علیہ وسلم

وہ محبوب حبیب ہیں ہژدہ ہزار عالم کا سب سے
سبحان اللہ شان محمد صل اللہ علیہ وسلم

وہ سلطان ہیں تمام رسل کا مولا ہادی جزو و کل
رحمت حق بر جان محمد صل اللہ علیہ وسلم

باہمہ وسعت روضۂ جنت ہے اک ادنی محفل حضرت
ہیں بحد سامان محمد صل اللہ علیہ وسلم

ہیں وہ شفیع روز محشر ہیں وہ قسیم حوض کوثر
سب کچھ ہے شایان محمد صل اللہ علیہ وسلم

باعث حسن جن و بشر ہے موجب نور شمس و قمر ہے
مہر رخ تابان محمد صل اللہ علیہ وسلم

آدم و سلیمان و موسیٰ اور فلک چوتھی پر عیسیٰ
ہیں مہمان خوان محمد صل اللہ علیہ وسلم

آپ کفیل کار کرامت آپ شفیع روز قیامت
ہیں بحد احسان محمد صل اللہ علیہ وسلم

جن و بشر میں سب دنیا میں جو رو ملک سب اہل سما میں
جاری ہیں فیضان محمد صل اللہ علیہ وسلم

مظہر رحمت مصدر رافت مخزن شفقت عین عنایت
ذات محمد جان محمد صل اللہ علیہ وسلم

رحمت عالم اسکا لقب ہے خلعت آدم کا وہ سبب ہے
ہے کیا عالی شان محمد صل اللہ علیہ وسلم

جان مری کیا جان جہاں کی اور بہا باغ جناں کی
کیجیے سب قربان محمد صل اللہ علیہ وسلم

غرق معاصی مردہ عاصی چاہتے ہو گر انہی خلاصی
چھوڑ نو مت دامان محمد صل اللہ علیہ وسلم

بہر شفاعت درد و مصیبت اور بلائی رنج و فلاکت
کافیؔ ہے تیرے دامان محمد صل اللہ علیہ وسلم

خاص محبوب خدا ختم رسالت پہ سلام | عین رحمت شافع روز قیامت پر سلام

ہے جبین عالم ارواح محفوظ شریف | پر ضیا پر نور سیمائی سیادت پر سلام

خدا اصل علےٰ چین جبین با صفا | نور کی دریائے امواج لطافت پر سلام

چشم پر ابرو بعینہ مد ہے سورہ صاد | دو نو ابروئے مبارک کی شہادت پر سلام

وصف جن انکھونکا قول اکحل العین ہے | اس مکحل نرگس باغ نزاہت پر سلام

میم مازاغ البصر ہے مردم چشم شریف | اس سویدائے دل عین بصارت پر سلام

مصحف رخسار حضرت مظہر انوار غیب | روئے اقدس مطلع صبح صداقت پر سلام

اس لب جان بخش کی حسن تبسم پر درود | اس لب دندان کی لمعان و براقت پر سلام

واہ کیا انگلی سے قرص ماہ دو ٹکڑے کیا | آپکی اعجاز انگشت شہادت پر سلام

خدا حسن سراپائے جناب مصطفےٰ | اس ملاحت اس صباحت اس وجاہت پر سلام

عرض کیجے کافی مشتاق ہر لیل و نہار
صاحب لولاک سلطان شفاعت پر سلام

سید کائنات خیر الانام | ان کے اوپر ہزار بار سلام

طاق ایوان آفرینش کا | ہی انہیں کے سبب قیام نظام

بے نظیر و جہان بحسن جمال | بے مثال البشر بہ خاص و عام

کیا لکھوں نعت صاحب لولاک | عقل و دانش ہے قاصر و ناکام

عین ایمان ہے آپ کی الفت | ہے یہی دین اور یہی اسلام

ذات پاک شفیع محشر کا | ہی وسیلہ ہمیں بروز قیام

بہ جناب نبی حبیب خدا | ہدیۂ رحمت و درود و سلام

کشتہ شوق کافی مشتاق ؔ
بھیج لیل و نہار صبح و شام

یا نبی تم پہ بار بار سلام ۔۔۔ بے عدد اور بے شمار سلام
روز اول سے لیکے تا بہ ابد ۔۔۔ آپ پر روز سو ہزار سلام
شب معراج میں خدا نے کیا ۔۔۔ اپنے محبوب پر نثار سلام
یہ بھی تھوڑا ہے آپکے خاطر ۔۔۔ بھیجے گر کروڑ بار سلام
عزت اہل بیت پر صلوٰۃ ۔۔۔ ہدیہ روح چار یار سلام
عرض کرتا ہے یا رسول اللہ ۔۔۔ کافی خستہ و نزار سلام

لب جان بخش سے جواب کی
مجھ سے عاصی کو انتظار سلام

السلام ای خاتم دور رسالت السلام ۔۔۔ السلام ای مطلع انوار رحمت السلام
السلام اے ماہ کامل بر سپہر اصطفا ۔۔۔ السلام ای مہر رخشان جلالت السلام
السلام اے پیشوائے جادۂ صدق و صفا ۔۔۔ السلام ای ہادی راہ ہدایت السلام
السلام اے جوہر آئینۂ خلق عظیم ۔۔۔ السلام ای گوہر بحر فتوت السلام
السلام اے خسرو اقلیم اعطا و سخا ۔۔۔ شہریار کشور آباد شفاعت السلام
السلام اے مردم عین حیا و مردمی ۔۔۔ دیدۂ احسان را عین بصیرت السلام
السلام اے مخزن الطاف نا فضال و کرم ۔۔۔ مقصد را عطا و ابدال غایت السلام
سید سادات و فخر انبیا ختم رسل ۔۔۔ سرور کونین سلطان رسالت السلام
اے فروغ عارضت معنی طٰہٰ آشکار ۔۔۔ وے حبیب مظہر نور ہدایت السلام
قاصرم از شرح حرفے از کتاب حسن تو ۔۔۔ گر بگویم یا نویسم تا قیامت السلام
بر امید یک جواب از لعل بخشائے تو ۔۔۔ صد ہزاران جان مشتاقان فدایت السلام
اے جناب اہل بیت سید کون و مکان ۔۔۔ مہبط آثار تطہیر طہارت السلام
السلام اے چار یار با صفا ارکان دین ۔۔۔ مجمع جود و حیا صدق عدالت السلام

بندہ کاتب بخدام جناب مصطفےٰ
میکند معروضہ ہر ساعت بساعت السلام

ہوے پیدا سپہر آفرینش کے مہ تابان
ہوے پیدا جناب خاصہ درگاہ ربانی
ہوے وہ صاحب لولاک پیدا جنکی باعث سے
ہوے پیدا رسول حق حبیب خالق منان

کہ روشن ہو گیا جنکے سبب سے عالم امکان
نبی صاحب برہان رسول صاحب قرآن
فروغ انجم اختر بہار روضہ رضوان
کہ جس کے حب الفت ہی بہار گلشن ایمان

جناب رحمت عالم کی کیا ہے ذات ای کافی
جناب خلق سے کے لائق جمال حسن کے شایان

جس کو کچھ حب مصطفےٰ ہی نہین
جو نہین تابع رسول اللہ۔
ہے وہ یکتائی عالم ایجاد
خبرہ رسم دین مصطفوی
شب معراج مین کہان پہونچے
ایخدا اے کریم تیرے سوا۔
کر عطا میرے مطلب دل کو
جز تیری آستان رحمت کی۔

اُس کے ایمان کا پتا ہی نہین
تابع امر کبریا ہی نہین۔
اسکا ثانی کوئی ہوا ہی نہین
دوسرا اسکی صفا ہی نہین
اُس جگہ گفتگو کی جا ہی نہین
دوسرا اعطی وعطا ہی نہین
تجسے مطلب کوئی چھپا ہی نہین
اہل حاجت کی التجا ہی نہین۔

اب تو غیر از زیارت نبوی۔
اور کا تے کا مدعا ہی نہین۔

مژدہ باد ای عاشقان خد وخال حور عین
سید کونین پر بھیجا کرو اکثر درود۔
ایا فضیلت ہے درود پاک کی صل علیٰ

طالبان جنت حسن وجمال حور عین۔
ہے اگر منظور جنت مین وصال حور عین
حق تعالیٰ ہمکو بخشے گا جمال حور عین۔

جلوہ انگشت سے عالم کو دیوانہ کریں
چہ ناز و ادائے غنچہ لال حور عین

خامہ شوریدہ سر کب تک لکھیجا دیگا تو
وصف خال حور عین و وصف خال حور عین

وصف اسکا کیجئے جسکے سبب حاصل ہوا
یہ جمال حور عین و یہ کمال حور عین

چہ نام خدا اصل علے اصل علے
روئے پاک مصطفےٰ رشک جمال حور عین

آفتاب حسن محبوب خدا کے سامنے
ایک ذرہ ہی ہے سب حسن و جمال حور عین

عکس نور مصطفائی سے ہوا آراستہ
باغ رضوان قصر جنت خد و خال حور عین

جس کسیکو ہو زیارت صاحب لولاک کی
وہ نہ لاویگا کبھی کافی خیال حور عین

السلام ای شہ لولاک حبیب یزدان
السلام ای انجمن حسن بہ یاض احسان

السلام اے شرف و عزت نوع انسان
السلام اے سبب موجب ایجاد جہان

السلام اے زگلستان بہار رحمت
ہست برگ گل خوشرنگ بے یاض رضوان

السلام اے مہ کامل بہ سپہر ارشاد
جلوہ آیت رحمت زکلامت تابان

السلام اے بہ رخ تو مہر سپہر اجلال
از لب لعل تو صد چشمہ کوثر جوشان

السلام اے شرف حسن و جمال خوبی
لمعۂ عکس رخت خوبی ماہ کنعان

ای شہنشاہ رسل بر در قصر جاہت
با ہمہ عزت و اقبال سلیمان زمان

رفعت ذکر تو خورشید جہان شہرت
عظمت خلق تو ثابت ز نصوص قرآن

انکہ دریوزہ گرانند ز بحر کرمت
منبع و معدن و ہم قلزم و ابر نیسان

گر نگاہ بہ کنی گاہ ز عین اعجاز
مشکل کافی دلریش بگردد آسان

امید بوسہ پائے نبی مین
بجائے نقش پا مین کاش ہوتا

رہی کیا کیا یہ حسرت اپنے جی مین
یہی کہتا ہون ہر دم بیکلی مین

رسول اللہ کے الطاف و اخلاق ۔ پڑھے ہے جب سے کتاب ترمذی میں
ہوا ثابت نہ ہوگا مثل ان کے ۔ فلک جن و بشر حور و پری میں
رلاتی ہے اسے شوق رہائی ۔ تڑپتا ہے امید مخلصی میں
نکلتے ہیں تمامی حسرت دل ۔ اگر مر جائیں ہم انکی گلی میں
سنا تھا ماجرائے شعلۂ طور ۔ دکھایا اسنے یہ عالم ہنسی میں
قد عالم کی کچھ نسبت نہ پاوے ۔ صنوبر سرو و شمشاد و سہی میں

کہوں کیا حال کافی ہم صفیرو
پھنسا ہوں جب سے دام بیکسی میں

نبی اکرم سے جو نبی امین ہیں ۔ شفیع الورا خاتم المرسلین ہیں
وہ ایسے نبی ہیں کہ جنکے سبب سے ۔ زمین و زمان اور یہ آسمان و مکین ہیں
وہ ہیں بحر زخار احسان رحمت ۔ وہ سب خلق کی بہترین و گزین ہیں
اس عالم میں غمخوار ہم عاصیوں کا ۔ بروز جزا شافع المذنبین ہیں
سلام صلوٰۃ درود و تحیت ۔ انہیں کیلئے ہدیہ دائمین ہیں
مدارج مراتب جو ان کو ملے ہیں ۔ کسی دوسرے کو نہیں ہیں نہیں ہیں

الٰہی ہم کو کیا خوب کافی وسیلہ
ہمارے نبی رحمت العالمین ہیں

جس کے باعث ہوی جہان روشن ۔ اور خورشید و آسمان روشن
مشرق و مغرب و جنوب و شمال ۔ دین احمد سے ہر مکان روشن
خوبی حسن مصطفائی سے ۔ حسن خوبی کا گلستان روشن
ہے فروغ جمال احمد سے ۔ مہر نبوت کا تابدان روشن
شب اسرا میں انکے قدموں سے ۔ ہو گیا گلشن جنان روشن

ہین دستِ شرع شریعت نبوی
نعت اوصاف مصطفے مین رہے

جس سے ہو بزم انس وجان روشن
یا الٰہی میری زبان روشن

بحر دیگر مین لکھہ غزل کا سئے
ہووے تا روح اور روان روشن

جدہر کو رونق افزا وہ بہار باغ رضوان ہو
تمامی کوچہ و بازار نکہت سی گلستان ہو

سواری جسطرف اُس شکرین گفتار کی گذرے
تو اُس صحرا کا ریگستان تمامی شکرستان ہو

پڑی ہو تو جدہر کو لعل لب پر دُرِّ دندان کا
وہانکے سنگریزوں سے ہویدا دُرّ و مرجان ہو

اگر وہ کھولدے گیسوئے مشکین کو شب مین
نکا یک اختر بخت شب یلدا درخشان ہو

کوئی گل باغ امکان مین کھلا ہی اور ہوا پیدا
کہ جسکے واسطے پیدا بہار باغ امکان ہو

حسینان و جمیلان جہانسے انکو کیا نسبت
کہ جنکی حسن کا ادنے سا پرتو ماہ کنعان ہو

ہلال ناخن انگشت والا کی اشارے سے
عجب کیا ہے کہ دو ٹکڑے قرص ماہ کنعان ہو

اگر دوش صبا تہا روان تخت سلیمانی
براق رحمت عالم فلک پر گرم جولان ہو

کلیم اللہ کا معراج کوہِ طور پر ہووے
رسول اللہ کا معراج فرش عرش رحمان ہو

وسیلہ جو کرے حضرت کا درگاہِ الٰہی مین
اگر کیسی ہی مشکل سخت تر ہو سہل آسان ہو

مدینہ کیطرف پہونچون تو پہونچون قصدِ دلا
حصول راحت جان فروغ دین ایمان ہو

اسیر دام حرمان ہون کمندِ یاس کا قیدی
میری اللہ میرے مشکل کشا دشوار آسان ہو

الٰہی یا الٰہی یا اللہ العالمین یا رب
میرے حال پریشان پر عنایات فراوان ہو

دکہا دی بلدۂ طیب مجھے دکہا دے روضۂ اقدس
دکہا دی گنبد اخضر کہ تسکین دل و جان ہو

دکہادے وہ ہمین یارب کہ حاضر ہو کے کافی
جناب مصطفے کے آستانہ پر غزل خوان ہو

رسول مصطفے تم ہو نبی جن و انسان ہو
کریم جود عالم ہو شفیق دردمندان ہو

سپہر عظمت اخلاق کے ہو نیر اعظم
سحاب رحمت حق ہو مجسم نور رحمان ہو

شفیع روز محشر ہو قسیم حوض کوثر ہو
محیط رحمت ہو مطلع انوار احسان ہو

سزاوار خطاب رحمۃ للعالمین ہو تم
بانگشت شہادت خاتم ختم رسولان ہو

وانگشت شہادت آپ کی بھی پارۂ نور الٰہی
کہ جسکی ایمان سے دو پارہ ماہ تابان ہو

اگر انگشت والا سے اشارہ ایک ہو جائے
مری ہر عقدۂ مشکل کا کھلنا سہل آسان ہو

قدوم عرش منزل رونق افزا جس زمین پر ہو
پگھل کر موم ہو کیسا ہی سنگ سخت تر وہاں ہو

پیرلے سر پر گرا ہے کوہ غم ای رحمت عالم
تزیا بار غم فریاد کرتا ہون پریشان ہو

اگر ٹھکرا دیے پای مبارک کی اشارے سے
ابھی راہ عدم کو کوہ قاف غم گریزان ہو

عجب کچھ اضطراب دل ہے حیرت میں پڑا ہوں
شفیق بیکسان امیری بھی درد و انکا درمان ہو

سر کافی فدائے خاک پای اطہر اقدس
دل جان کفایت تمہ لاکھوں بار قربان ہو

ہے جو یہ چند اصلو علیہ وسلمو
حق تعالی کیطرف سے امر اسمیں ہے
رحمت اللہ ہی مصروف صلوٰۃ اسکا ہمیشہ
بعد ازان با عین رحمت خالق معبود
کیا ہی منشور تعظیم کمال شان ہے
فرض ہے حضرت نبی پر بھیجنا صلو تک
مومنو حکم خدا دو جہان لاؤ بکا
ہے بخیل رحجا جو شخص کہتا ہی نہیں
ہے عجب یہ ثبت تو قیر سلطان رسل
اور یہی ہے لکہا اسکے لئے یہ دعا

اور امیر کبیر یا صلو علیہ وسلمو
ہے یہ حکم و ایما صلو علیہ وسلمو
پہر ملایک کی الٰہا صلو علیہ وسلمو
حکم ہم سبکو دیا صلو علیہ وسلمو
از ابر الٹے مصطفٰے صلو علیہ وسلمو
شک نہیں اسمیں ذرا صلو علیہ وسلمو
ہے کلام کبریا صلو علیہ وسلمو
سنتے ہین نام انکا صلو علیہ وسلمو
چند اصلے علی صلو علیہ وسلمو
از جناب مصطفٰے صلو علیہ وسلمو

کیون نہ اس آیت پہ ہو جان و دل کافی نثار
دین و ایمان ہے مرا صلوا علیہ و سلموا

یا الٰہی حشر مین خیر الوریٰ کا ساتھہ ہو
رحمت عالم جناب مصطفیٰ کا ساتھہ ہو

یا الٰہی ہے یہی درخواست میری التجا
روز محشر شافع روز جزا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی جب قریب سر کے آوے آفتاب
اس سزاوار خطاب و الضحیٰ کا ساتھہ ہو

یا الٰہی حشر مین جب لوائے احمدؐ کے
سید سادات فخر انبیا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی پل کے اوپر ہی بہنگام گذر
دستگیر بیکسان اس پیشوا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی جب عمل میزان مین تلنے لگین
سید ثقلین و ختم الانبیا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی جب قیامت مین صفین بندھنے لگین
اہل بیت مجتبیٰ آل عبا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی شغل نعت مصطفائی مین ہون
جسم و جان مین جب تلک میری وفا کا ساتھہ ہو

بعد مرنیکے بھی ہے کافی کی یہ یارب دعا
دفتر اشعار نعت مصطفیٰ کا ساتھہ ہو

ہے بشارت شب فرقت کے گرفتارون کو
اور مژدہ ہے تب ہجر کی بیمارون کو

اس نوید طرب افزا کو سنا کر ہمے
کیا سبکدوش کیا غم کی گرانبارون کو

گرنہ تم اہل کبائر کی شفاعت کرتے
کون پھر پوچھتا دوزخ کے سزاوارونکو

جب سنی مخبر صادق کی زبان سے یہ خوشی
شب فرقت مین ہوی عید دل افگارونکو

ذات پاک شہ لولاک حبیب یزدان
کیا وسیلہ ہے شفاعت کی گنہگارون کو

گرچہ نعمائے حضوری کی تمامی ولیت
مجلس خاص مین حاصل ہوی حضارونکو

غائبون کو بھی سنا دی وہ نوید صادق
جسنے آزاد کیا غم کی گرفتارون کو

آپ کا جلوۂ دیدار ہوا بدر منیر
ظلمت جہل و شب کفر کے آوارون کو

یا الٰہی بطفیل شرف ختم رسل
عمل خیر کی توفیق ہو دیندارونکو

اپنی محبوب کی الفت سے نصیب کافی
کر عطا میرے سُنّی اور میرے یاروں کو

ای طباشیر سحر عکس رخ تابان تو — ای جیون رشحۂ آب لب خندان تو
ای طفیل خاک پایت رونق باغ جہان — گلشن ایجاد برگ از بستان تو
حبذا اصل علی اے گیسوی خیر الورا — مشک اذفر نفحۂ از جنبش دامان تو
از تجلی رخت خورشید باشد لمعۂ — ماہ فیض ناخن از دست نور افشان تو
باغ عالم از بہار حسن تو باشد گلے — آسمان لوح منقش از نگارستان تو
اے نگاہت جوہر آئینۂ نور عین — دیدۂ اہل بصیرت ہر زمان قربان تو
اے وجودت آفتاب آسمان معرفت — صد جہان اہل عرفان روشن از عرفان تو
رحم کن رحمی نمایان رحمت للعالمین — ای کلید رحمت حق در کف احسان تو
درد دارم در و سر از لطف بکشا یک نظر — ای شفائے درد من البتہ در دامان تو
صد جہان عاصی بمیدان شفاعت روز حشر — گم زکوے در میان عرصۂ ایوان تو
میکند ابلاغ تسلیم و سلام بیشمار — بندۂ کافی بروح پر فتوح جان تو
ہم بروح عترت اطہار اہل بیت تو — ہم بجان پاک اصحاب معظم شان تو

بر امید آنکہ بعد از روزگاری بشنوم
یک جواب از لعل شکر ابِ لب خندان تو

دے مجھے راست راہ یا اللہ — نہ رہوں تا کج کلاہ یا اللہ
بطفیل نبی شفیع امم — بخش میرے گناہ یا اللہ
دم آخر تلک ہو میری نصیب — دین و ایمان چاہ یا اللہ
اور محمد کو ہی رسول کہوں — تیرا ہے اشتباہ یا اللہ
ہو توئی گور میں بھی وقت سوال — میرا پشت پناہ یا اللہ

کہ محمد کی ہیں رسالت پر
رہوں شاید گواہ یا اللہ

آل احمد نبی کے صدقہ سے
ہو مری وہاں نباہ یا اللہ

از برائے صحابہ حضرت
رکھ مرا عز و جاہ یا اللہ

بحر عصیان کی جوشش سے بھی ہو
میری کشتی تباہ یا اللہ

تیری رحمت سے دور ہو گا
مثل برگ گیاہ یا اللہ

بجناب نبی درود و سلام
پہنچے شام و پگاہ یا اللہ

واہ کیا جلوہ دندان ہے سبحان اللہ
کیا تبسم کا یہ سامان ہے سبحان اللہ

محو دیدار فرشتوں کو کیا گردوں پر
کیا ہی محبوبی کی یہ شان ہے سبحان اللہ

ہے وہ سیمائے مبارک کی تجلی جس سے
رونق روضۂ رضوان ہے سبحان اللہ

حسن وہ حسن کہ جس حسن کا عاشق ہے خدا
وصف اس حسن کا قرآن ہے سبحان اللہ

نور ذات نبوی صل علی اے کافی
آیت رحمت رحمان ہے سبحان اللہ

پیدا ہوئے خیر الوریٰ صلو علیہ و آلہ
پیدا ہوئے نور الہدیٰ صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے سلطان دین محبوب رب العالمین
حضرت محمد مصطفیٰ صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے ختم رسل وہ امتیاز جز و کل
شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے مہر عرب امی لقب والا حسب
سر تا قدم نور خدا صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے جان جہان وہ خاتم پیغمبران
سرمایۂ ہر مبتلا صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے شاہ امم عین کرم والا ہمم
وہ مخزن حلم و حیا صلو علیہ و آلہ

پیدا ہوئے حضرت نبی لب پہ دعا آئی
بلجائے کافی گدا صلو علیہ و آلہ

کیا جناب شہ ابرار ہے سبحان اللہ
کیا نبی احمد مختار ہی سبحان اللہ

آپ کا نام اذان اور اقامت مین مدام
کیا ہی شہرت سی نمودار ہی سبحان اللہ

اور کلمہ مین ایس ذکر خدا نام رسول
ہمرہ رفعت اذکار ہی سبحان اللہ

الغرض نام احد سے نہین بجز احمد
کیا معیت کا یہ اظہار ہی سبحان اللہ

معنی سورۂ والشمس عیان عارض سے
والضحی روی پر انوار ہی سبحان اللہ

خوبی اخلاق و کرم حسن و جمال و احسان
حمد و تحسین کی سزاوار ہی سبحان اللہ

ایکدم بھی نہ لگا عرش تک آتے جاتے
نور ابصار یہ رفتار ہی سبحان اللہ

لاکھ منزل سے پہنچتا ہی سلام امت
عین اعجاز یہ دربار ہی سبحان اللہ

بی نصیب اہل کبائر بھی شفاعت سے نہین
کیا ہی رحمت کی یہ سرکار ہی سبحان اللہ

سرور صاحب معراج کی قدمون کے لئے
عرش جولان گہ رفتار ہی سبحان اللہ

حبذا اصل علے لطف حدیث نبوی
راحت روح یہ گفتار ہی سبحان اللہ

مہبط آیت تطہیر و تمام عفت
آپ کی عترت اطہار ہی سبحان اللہ

مرتضے شیر خدا اور جناب حسنین
شان سے انکی نمودار ہی سبحان اللہ

جلوۂ آیت تطہیر و فرع عظمت
شان سے انکی نمودار ہی سبحان اللہ

صدر ایوان خلافت مین وزیر اعظم
یار غار شہ ابرار ہی سبحان اللہ

اور میدان فتوت مین جناب فاروق
عادل و جابر و کفار ہی سبحان اللہ

اور عثمان غنی بحر سخا ذی النورین
کیا حیامند حیادار ہی سبحان اللہ

سورۂ دہر سے ثابت ہی مناقب جنکا
وہ علی حیدر کرار ہی سبحان اللہ

مدح خوان کاشفی محتاج بجای محروم
رحمت عام یہ دربار ہے سبحان اللہ

ولادت نبوی کا جہان مین ہی شہرہ
ظہور نور کا کون و مکان مین ہی شہرہ

جناب صاحبِ لولاک کی تولا کا -
فلک پہ زمرۂ قدوسیانمین ہی شہرہ

چمن چمن مین شجر و برگ و غنچہ گل مین
اسی نوید کا ہی گلستانمین ہی شہرہ

بہم ہین آج وحوش و طیور زمزمہ رسان
بمشرق و غرب زمین و زمانمین ہی شہرہ

ہوئے ہین وقتِ تولد عیان بہت اعجاز
کہ انکا آج تلک انس و جانمین ہی شہرہ

زمین پہ گر گئے اور رنگ خسروانکی بروج
تمام کشورِ نوشیروان مین ہی شہرہ

ہزار سال سے جلتی تھی آگ فارس مین
وہ سرد ہوگئی دیر و مکانمین ہی شہرہ

الٹ کے گر گئے اورنگ خسروان جہان
تمام انجمن خسروانمین ہی شہرہ

نوید مولدِ خیر الوریٰ کی ای کاشف
زمین پہ دھوم ہے باغ جہانمین شہرہ

زہی شوکت و عز و جاہِ مدینہ
زہی رتبہ تختگاہِ مدینہ

اُس عالی مکان کا یہ ہی وصف ظاہر
کہ ہے حسن مسکن و شاہِ مدینہ

گل زیب فرقِ بہشت برین ہے
خس و خار و کاہ و گیاہِ مدینہ

اگر مجھسے پوچھے کوئی راہ جنت
بتا دونگا مین شاہراہِ مدینہ

نہ دیکھیگا وہ حال کا فتنۂ حشر
ہوئے جسکو حاصل پناہِ مدینہ

ہوی غیر من بد زمین آ کے حاضر
ملائک شمول و سپاہِ مدینہ

زیارت گہ زمرۂ قدسیان ہے
حریم در بارگاہِ مدینہ

جو سنتے ہین حالِ مولودِ حضرت
وہ ہین منکر رسم و راہِ مدینہ

برائے نبوت شفاعت ہی کافی
احادیث حضرت گواہِ مدینہ

مرجائیے کافی ہو تولائے مدینہ
ہو شمع لحد داغ تمنائے مدینہ

فصاحت مین لطافت مین نظارہ مین غیرہ
فردوس سے برتر ہی یہ اقصائے مدینہ

سمجھوں میں اسے دولت بیدار کی صورت
گر خواب میں بھی مجکو نظر آجائے مدینہ

قربان کروں اُسپہ نہ کیوں خلائے جہاں کو
جو والہ و شیدا ہی سودائے مدینہ

کحل البصر و چشم ملایک ہی ازل سے
یہ خاک شفا کبروی مصطفائے مدینہ

اقصائے دیار عرب فخر جہان ہے
ہے فخر عرب وادی اقصائے مدینہ

شو رنگ حسن ملیان جہان ہے
ہر سبزہ نوخیز بصحرائے مدینہ

ہے غیرت خال رخ حوران بہشتی
ہر داغ سیاہ لالۂ صحرائے مدینہ

اُس سر کو سر و کار نہیں فخر خرد سے
جس سر میں نہیں ہے سودائے مدینہ

خورشید کی ہاتھ ہا اسے چاند بنا ہو
ذرہ جو چمکتا ہے بصحرائے مدینہ

اللہ سے ان آنکھوں کی یہ ہی ہے تمنا
دکھلائے مدینہ ہمیں دکھلائے مدینہ

کافی یہ تمنائے دلی ہے کہ دم مرگ
گر آہ جو نکلے تو کہوں ہائے مدینہ

مٹنے کا نہیں داغ تمنائے مدینہ
یہ دل ہے مرا لالۂ صحرائے مدینہ

یکسان ہے شب و روز تجلائے مدینہ
رہتے ہیں مہ و مہر جبین سائے مدینہ

وحدت کی یہ معنی ہے کہ در پردۂ صورت
ہے نور قدم انجمن آرائے مدینہ

جب دیکھتا ہے روضۂ والائے مدینہ
اک ہاتھ ہے عالم عرش سے بڑھ جائے مدینہ

قندیل در بام ہے خورشید درخشان
مہتاب ہے فرش رخ صحرائے مدینہ

اس شہر کی خوبی کوئی جبریل سے پوچھے
جسکی ہے نظر محمل لیلائے مدینہ

باطن میں سبکو جھکتا ہے وحدت اسے
ظاہر میں فلک گرچہ ہے بالائے مدینہ

اللہ کی قدرت ہے کہ مُردونکو جلاتے
ٹھوکر سے جلاتا ہے مسیحائے مدینہ

آنکھونکو بچھاتا ہوں میں زیر قدم ان کے
جو اہل نظر آنکے دیکھے ہیں مدینہ

کافی یہ تمنا ہے کہ آئینہ ہو دل کا
ہے عکس فگن جسم سراپائے مدینہ

دھوم ہے ہر سو کہ محبوب خدا پیدا ہوا
واہ کیا قسمت گنہگاروں کی یاور ہو گئی
بت پرستی مشرکی غالب ہوا دین متین
تھا ہی ورد زبان جن و بشر حور و ملک
بادشاہ دین و دنیا مرجع شاہ و گدا
پارہ بیچارگان بیکسوں کا دستگیر

سید سادات فخر انبیا پیدا ہوئے
واسطے اُن کی جو اپنے مقتدا ہوئے
جب سے ختم الانبیا بدر الدجی پیدا ہوئے
رحمت مرسل جناب مصطفی پیدا ہوئے
مقتضائے انبیا مشکل کشا پیدا ہوئے
مصطفی خیر الورا حاجت روا پیدا ہوئے

خالق اکبر کا کاتب شکر لازم ہے سب
سید سادات محبوب خدا پیدا ہوئے

خاتم پیغمبران پیدا ہوئے
وہ ہوئے پیدا کہ جنکی واسطے
جنکے آنیکی خبر موسیٰ نے دی
تشنہ لب عیسیٰ تھے جنکی بات کے
اولین و آخرین کے پیشوا
کیوں نہو افلاک پر نازان زمین
ہے محمد اور احمد جن کا نام
امت آخر زمان کے واسطے

افتخار انس و جان پیدا ہوئے
سب زمین و آسمان پیدا ہوئے
وہ نبی با عز و شان پیدا ہوئے
وہ لب کوثر نشان پیدا ہوئے
مقتدائے مرسلان پیدا ہوئے
مرجع قدوسیان پیدا ہوئے
وہ شفیع عاصیان پیدا ہوئے
کافی امن و امان پیدا ہوئے

اہل ایمان ہیں بہم گرم نوید
قاسم خلد و جنان پیدا ہوئے

خدائے جہان بادشاہ جہان ہے
ملائک کواکب کا جن و بشر کا
دیئے اپنے محبوب کو وہ مراتب

پناہ زمین و پناہ زمان ہے
وہ خلاق محبوب و روز ہی سے انکا
کہ تعریف سے انکی قاصر زبان ہے

کہو مومنون سے کہ یہ حکم سن لو
ملایک بھی ہین اُن کو تسلیم کرتے
سلام اور صلواۃ تم بھی تو بھیجو
نبی پر خدا اونکا صلواۃ خوان ہے
وہ ایسا نبی میرا با عز و شان ہے
کہ حکم خدا تم کو اے مومنان ہے

بس ای مومنو کا سفی جنت اجان کا
یہی حرز جان اور ورد زبان ہے

خیال حمد اُسکا عالم حیرت مے کہپاتا ہے
نزول رحمت خلاق ہوا اُسپر آتا ہے
مسبب ہر سبب کا ہے وہ ناظم نظم کل کا ہے
ہوا روز ازل سے نام جنکا مومن کامل
کہو انکا کیا حال سونا بن ہوا جاتا ہے دو ٹکڑی
اویس عاشق صادق کا یہ دندان شکن قصہ
جناب مصطفے کی لخت دل خاتون جنت کا
بلال عاشق صادق موذن تھا جو حضرت کا
کہ سجدہ ہزار عالم کو ملک کن ہی بنایا ہے
وسیلہ رحمت اللعالمین کا جو اٹھاتا ہے
الہی کے فضل سے نظم سخن انجام پاتا ہے
خدا اُس کو رسول اللہ کا عاشق بناتا ہے
وہ اُس کا نالہ جانکاہ جسدم یاد آتا ہے
تب غیرت سے یہ عشاق عالم کو دکھاتا ہے
قیامت خیز افسانہ مجنون کو ارولاتا ہے
اُسے یہ درد فرقت آہ کس کس جا پھراتا ہے

جناب غوث اعظم شاہ جیلان قطب ربانی
قیامت مین اب اُنکے شعر اک کافی سنایا ہے

لوائے حمد کا سایا اگر محشر مین سر پر ہے
جہان وہ آفتاب رحمت حق سایہ گستر ہے
پیدو تو انکی نعلین مبارک کی ستارے ہین
کہان معراج موسیٰ اور کہان معراج آنحضرت
صدائے لن ترانی دور باشی قرب موسیٰ کی
شرافت دیکھنا اہل ولا اسم محمد کی
تو اُسدن آفتاب حشر کی تیزی سے کیا ڈر ہے
وہان خورشید محشر ایک ذرہ سے بھی کمتر ہے
اگر خورشید محشر ہے دگر خورشید خاور ہے
وہان وہ طور پر آیا گزر یہان لامکان پر ہے
تو یداول وہ منی یہان ابو ذلیل رہبر ہے
کہ کس رتبہ سے زیب مسجد و محراب و منبر ہے

یہ وہ اسم مبارک ہے کہ سب عالم میں روز و شب
اقامت اور اذان میں ہمراہ اللہ و اکبر ہے

حلاوت میں بس ایک ایک شعر نعت مصطفےٰ کا
مذاق جان مومن کے لئے قند مکرر ہے

مقام فخر ہے کافی کہ تو مداح کسکا ہے
ترا ممدوح کیسا ہی حبیب رب اکبر ہے

انکے ناخن پہ فدا جان کیجئے
اور ماہ عید قربان کیجئے

جان کیا ہے اور ماہ عید کیا
یہان فدا ملک سلیمان کیجئے

اس جگہ ملک سلیمان ہے حقیر
باغ رضوان کو فدا یہان کیجئے

باغ رضوان بھی یہان ناچیز ہے
دل مین ہے کچھ اور سامان کیجئے

انکے ناخن کا تراشا گر ملے
حبیب جانئین اسکو پنہان کیجئے

اور کیجے عرض اے رب کریم
اسکے باعث ہمپہ احسان کیجئے

ہمنے پایا ہے ہلال عید کو
آج ہم کو شاد و فرحان کیجئے

اور روز حشر ہو جب آشکار
پیش اُس کو پیش یزدان کیجئے

صبح محشر عیدگاہ مغفرت
از برائے اہل عصیان کیجئے

تہا کہان اور مدح خوان پہنچا کہان
کیجئے ختم دعا ہان کیجئے

صاحب لولاک کی امت مین ہم
آج ہمپر نزل غفران کیجئے

تجھکو لازم ہے سراپائے نبی
کافی مداح سامان کیجئے

خاتم پیغمبران فریاد ہے
دستگیر بیکسان فریاد ہے

درد دل نے روز تڑپایا مجھے
ای طبیب مہربان فریاد ہے

رحمت عالم تمہارا ہے لقب
رہنمائے گمرہان فریاد ہے

ای حبیب خاص محبوب خدا
میری امت سے ہر زمان فریاد ہے

آنکی درگاہ ہے دار الشفا
اسلئے میری یہان فریاد ہے

کافی عاصی کو بخشا دیجئے
جو تمہارا مدح خوان فریاد ہے

اے صلے علی وہ دو سخاوہ شہ دین کی
اے صلے علی اب تقا سے بھی زیادہ
اے صلے علی صلے علی عظمت و افلاک
اول وہ کرے آکے مدینہ کی زیارت

کب تک کبھی آئی بھی نہین بات نہین کی
بات اُس لب شیرین دہانِ نمکین کی
پھر شرف فضل کہ اُس درِ نشین کی
ہے جسکو طلب روضۂ فردوس برین کی

یارب بطفیل شرف ختم رسالت
حاجت ہو روا کافی بیمار حزین کی

کیا صل علے ہمت شاہ عربی ہے
خورشید قیامت کہ کبھی منہ ادھر سیاہ ہے
رضوان شب معراج مین تھا گرم بشارت
جس چشم نے کی ہے نظر نرگس جنت

پشت عجمی اور پناہ عربی ہے
کیا شان ہے کیا شوکت شاہ عربی ہے
فردوس مین آج آمد شاہ عربی ہے
وہ عین حیا چشم سیاہ عربی ہے

فرش رہ حضرت ہوئی جس دن سے کافی
رشک گل فردوس گیاہ عربی ہے

کیا مطلع انوار مدینہ کا فضا ہے
پایا ہے مدینے نے عجب رتبۂ عالی
آنکھونکی ہے جا مئے اگر ہو وے مدینہ
تڑپایا ہے کیا طائر دل شوق چمن مین

کیا صلی علے مسکن محبوب خدا ہے
یہ بلدۂ طیب شرف ارض و سما ہے
آنکھین تو اسیواسطے ہین عین بجا ہے
بے بال و پری آہ عجب دام بلا ہے

اوس روضۂ اقدس کو دکھا دے مجھے یارب
اس کافی دلریش کی یہ تجھسے دعا ہے

عجائب ماجرا نے قصہ احوال تو بارہ ہے
ہوا ثابت ہمین یہ حال حادات صحابہ سے
ملی ہے انکو دولت حب عشق مصطفے سے
مرض بھی چھوڑاتی ہی گنہ سے بھی بچاتی ہے

کہ جسکے حقمین ثابت یہ نزول نص قرآن ہے
کہ حضرت مصطفے کی حب الفت دین و ایمان ہے
زہی شان محبان ہی حبیب رب رحمان ہے
رسول اللہ کی الفت سبھی دردونکی درمان ہے

ریاض حب محبوب خدا جو ہوا گل چین
اسی کو واسطے کافی بہار باغ رضوان ہے

مخزن عالم حبیب یزدانی
رازدار رموز ما اوحیٰ
حسن خلق و جمال و خوبی مین
فخر ہے واسطے سلیمان کے
اُنکے خورشید رخ کا تہا پرتو
بحر جود قسیم کوثر کا۔

عین رحمت رسول رحمانی
محرم سر قرب ربانی
بے مثال و نظیر و لاثانی
در دولت کی انکی دربانی
حسن بے مثل ماہ کنعانی
ایک قطرہ ہے ابر نیسانی

اس کو کافی ہے مغفرت کا صلہ
جس نے کی آپ کی ثنا خوانی

جان و دل اس شہ لولاک پہ قربان کیجے
ماہ کیا چیز ہے اک جان کی حقیقت کیا ہے
بچ گئی جسکی شفاعت کے سبب دوزخ سے
آہ جب دولت دیدار ہی ہم کو نہ ملی
سامنے آپ کے ای مہر سپہر رحمت
شدت رنج و محن جرم و گنہ کی کثرت
اب تو ای رحمت عالم لب اعجاز سے

ان کی قدمون پہ تصدق یہ دل و جان کیجے
لاکھ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
اپنے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
کیون نہ اس عمر کو صرف غم ہجران کیجے
عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے
یا غم و درد کو اظہار نمایان کیجے
التفاتی خستہ دل ریش کا درمان کیجے

بدن تھا آپ کا کان تجلی — عیاں چہرہ پہ تھی شان تجلی
تصور کس کی صورت کا بندھا ہے — کہ چھپایا دلپہ سامان تجلی
رسول اللہ کے نور جبین کو — بجا ہے گر کہیں جان تجلی
رخ پر نور پر بالون کا عالم — بہار سنبلستان تجلی
برو دوش دہر و دست مبارک — ستون نور ارکان تجلی
قد عالی کی موزونی سے کہیے — سہی سرو گلستان تجلی
نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم — در دندان کا لمعان تجلی
نکلنے سے ہوا ٹپکے کی ثابت — کہ تھی برق جولان تجلی

نہ دیکھا آہ دیدار مبارک
رہا کافی کو ارمان تجلی

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے — منہ تو دیکھوں کہ ترے منہ کے مقابل ہووے
ماہ کیا سامنے گر آپکی آوے خورشید — دعوی نور سے خجلت اسے حاصل ہووے
کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہو اگر — آپ کے آگے ٹھہرنا اسے مشکل ہووے
شان اجلال پہ آجاوے اگر وہ رخسار — کس کو طاقت ہے کہ اسوقت مقابل ہووے
یہاں خوش آتا نہیں جز ذکر گل عارض یار — نغمۂ عود نہ یا صوت عنادل ہووے
ملک دنیا کو وہ کیا خاک میں لیکر ڈالے — جو کوئی دولت دیدار کا سایل ہووے
آہ برباد نہو جاوے میرا نالۂ آہ — آہ کے ساتھ جو جذبہ کامل ہووے
اتنو سنتا ہے دل حسرت زدہ گھبراتا ہے — یا الٰہی شب فرقت کہیں زایل ہووے
لائین نگہ آپ کی تصویر نگینہ میں کہیں — کیا عجب گو میری خاک کی منزل ہووے

ہے تمنا یہی دن رات کی روز محشر
دشت کافی بہ ترا پایۂ محمل ہووے

دیکھنے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گل نظارہ کو آنکھوں سے لگاتے جاتے

ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے
داغ حرمان دل محزون سے مٹاتے جاتے

سر شوریدہ کو کسوت پہ تصدق کرتے
دل دیوانہ کو زنجیر پنہاتے جاتے

پائے اقدس سے اوٹھاتی نہ کبھی آنکھوں کو
روکنے والی اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

قدم پاک کی گر خاک نہ ہاتھ آجاتی
چشم مشتاق میں پھر پھر کے لگاتے جاتے

خواب میں دولت دیدار ہی ملتی وہ اگر
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

دشت یثرب میں تری ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیان جیب و گریبان کی اوڑاتے جاتے

دست صیاد سے چھوٹے جو ہزارو کی طرح
چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے

کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتی
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

بار عشق احمدی کاندھے اوٹھانا چاہیے
گر نہیں پھر غم تو غصہ سے مری جانا چاہیے

جبکہ ٹھہرے عین ایمان حب محبوب خدا
اپنے ایمان کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہیے

دین و ایمان آپ کی الفت سے ہوتا ہے حصول
طالب ایمان یہ باتیں سنانا چاہیے

ہین کدھر وہ منکران الفت خیر البشر
دشمنوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیے

شاید آجاوین طریق راستی پر بے ادب
درس عشق مصطفےٰ ان کو سنانا چاہیے

جسکو کچھ عبرا نہیں حب رسول اللہ سے
اسکو جھوٹا دعوہ ایمان مین جانا چاہیے

جان و دل قربان کرین حب شاہ ابرار مین
مغفرت کیواسطے کچھ تو ٹھکانا چاہیے

کچھ بھی گر دل مین تمہارے خواہش ایمان ہے
ہر بشر سے آپ کو محبوب جانا چاہیے

گر رضائے حق تعالےٰ دوستو منظور ہے
نقش حب احمدی دل پر بٹھانا چاہیے

روئے اطہر خوب ہے واللہ حسین احسن ہے
ایسے محبوب خدا پر دل لگانا چاہیے

شاہد اخلاق حضرت آیت خلق عظیم
والضحیٰ وصف رخ پر نور جانا چاہیے

واصف چشم مبارک آیت ما زاغ ہے
وصف گیسو سورۂ واللیل جانا چاہیے

قول میرا نہین قول شہ ابرار ہے
مخبر صادق کی فرمانے کو مانا چاہیے

بان احمد کی خدائے پاک نی کہائی قسم
ایسے جان پاک پر قربان ہو جانا چاہیے

یاد کر لطف تبسم سید کونین کا
دل یہی کہتا ہے ہر دم مسکرانا چاہیے

سیری کافی نہین ممکن ہی نعت پاک سے
عندلیب زار کو گل کا فسانا چاہیے

صبح محشر شان محبوبی دکہانا چاہیے
خندۂ دندان نما سے مسکرانا چاہیے

آب و تاب حسن عالمگیر کے اعجاز سے
آفتاب حشر کی تیزی بجہانا چاہیے۔

گیسوی مشکین دکہا کر عرصۂ عرصات مین
اپنی مشتاقونکو دیوانا بنانا چاہیے

جلوۂ قد مبارک سایۂ قامت کی ساتہ
ہمکو خورشید قیامت سی بچانا چاہیے

تم ہو محبوب الٰہی تم خدا کی ہو حبیب
اُمت عاصی کو دوزخ سے بچانا چاہیے

تم شفیع المذنبین تم رحمۃ اللعالمین
اپنی امت کو خدا سے بخشوانا چاہیے

اہل محشر بہول جائینگے مصیبت حشر کی
جلوۂ روئے مبارک کو دکہانا چاہیے

دیکہکر جاہ و جلال شاہ محبوب خدا
تجکو ای خورشید محشر منہ چہپانا چاہیے

گر نہ آیا دامن دیدار کافی ہاتہہ مین
دہجیان جیب و گریبان کی اڑانا چاہیے

عشق احمد سی دل کو راحت ہے
کیا ہی اللہ کی عنایت ہے

ذات پاک محمد عربی
عین رحمت ہی عین رحمت ہے

حب احمد کا نام ہے ایمان
وہ محبو تمہین بشارت ہے

گر میسر ہو آپ کی چاہت
کیا ہی دولت ہی کیا ہی دولت ہے

روش راہ دین مصطفوی
واہ کیا کوچہ سلامت ہے

ہو سکے کس سے نعت پاک رقم
کہ سکے کام و زبان نہین طاقت ہے

جرم کافی کے بخشدے یارب
یہ بھی خیر الورا کی امت ہے

جسکو خیر الورا کی الفت ہے
بس وہی دستدار سنت ہے

سالک راہ مصطفے کے لئے
شۂ کونین کی معیت ہے

حاصل حب سرور عالم ۔
باغ رضوان ریاض جنت ہے

ہے جو عامل بہ سنت نبوی
اسکو دونوجہان کی دولت ہے

شاہ دین خاتم نبوت کو
کیا ہی رحمت بحال امت ہے

ہین کدھر طالبان راہ صفا
واسطے ان کے بھی بشارت ہے

حب احمد ہمین تو اے کافی
دین و ایمان کی حقیقت ہے

جہان مین شور محشر کسقدر ہے
قیامت رحلت خیر البشر ہے

ملک جن و بشر ہین زار و نالان
زمین و آسمان بہی نوحہ گر ہے

رسول اللہ کا نظرون سے چھپنا
اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے

وفات سید کون مکان ہے
سر شوریدہ عین دردسر ہے

اندہیرا کیون نہو ساری جہان مین
چہپا پردہ مین وہ رشک قمر ہے

نہین گر سامنے وہ رشک گلشن
رگ گل چشم تر مین نیشتر ہے

انہین کے روئے اطہر کا تصور
ہمین تو رات دن آٹھون پہر ہے

کہانتک صدمۂ فرقت اٹھاوین
کدہر وہ جذبۂ آہ سحر ہے

تڑپتا ہے تپ فرقت مین کافی
کوئی وہانتک نہین کرتا خبر ہے

مجھے الفت دل و جان سے ہے نبی سے — ابو بکر و عمر عثمان علی سے
محبت ان کی ہے ایمان میرا — میں انکا مدح خوان ہوں جان و جی سے
یہ محبوب الٰہی ہیں کہ ان کو — تعشق ہے حبیب ایزدی سے
نہ کیونکر دوست رکھوں انکو مومن — کہ اقرب ہیں رسول ہاشمی سے
رسول اللہ کے یہ جانشین ہیں — نبی راضی ہیں انسے وہ نبی سے
یہ ہیں جس صبح ہدایت کے ستارے — جہان روشن ہے انکی روشنی سے
جو انکی راہ سے بہکا وہ انسان — کہیں پاوے نہ رستہ پھر کسی سے
صحابہ کا ہوا ثابت مناقب — زبان درفشان احمدی سے
رسول اللہ کیا راضی ہیں انسے — جو ہو ناراض احباب نبی سے
جو ہیں اصحاب و انصار و مہاجر — مجھے حسن عقیدت ہے سبھی سے

صحابہ کا یہ کاتب مدح خوان ہے
خلوص جان و اخلاص دلی سے

بیان کس منہ سے ہو جو رتبہ اصحاب حضرت ہے — کہ انمیں واسطے ہر ہر بشر کی کیا شرافت ہے
صحابی النجوم انکی مناقب میں ہوا وارد — کہ ان تاروں سے روشن برج افلاک ہدایت ہے
نہیں اس سے زیادہ اور کوئی رتبہ عالم میں — کہ حاصل انکو فیض صحبت ختم رسالت ہے
بجا ہے گر ملایک رشک کھائیں اس فضیلت پر — جوار سید کونین میں جنکی سکونت ہے
مشرف جو ہوئے ہیں دولت دیدار حضرت سے — تو انکی واسطے باغ جہان گلزار جنت ہے
تمامی عدل تھے اور سبکی سب تابع خدا کے تھے — یہی ہے مذہب حق اعتقاد اہل سنت ہے
امیر المومنین صدیق اکبر نائب حضرت — پا یوان خلافت صدر دیوان صداقت ہے
پھر اسکے بعد ہی فاروق اعظم جاہد و غازی — کہ انسان بصیرت مردم عین عدالت ہے
مناقب کیا کروں عثمان ذی النورین کا ظاہر — کہ عین شرم و تمکین مخزن جود و سخاوت ہے

خدا کا شیر حیدر ابن عم سرور عالم
شعار و عادت اصحاب سلطان رسل باہم
علی ہو دولت دیدار محبوب خدا جسکو
خدا راضی ہے اُنسے اور وہ راضی خدا سے ہین

کہ جسکے دست بالا دست مین تیغ شجاعت ہے
مروت ہے فتوت ہے مودت ہے محبت ہے
عجب طالع رسا ہے مقسوم کیا وہ نیک قسمت ہے
جناب رحمت عالم کو انکے ساتھ شفقت ہے

ثنا خوان نبی ہون و اصحاب نبی
ابوبکر و عمر عثمان علی سے مجکو الفت ہے

محبت جسکو ہے آل عبا سے
طہارت اہل بیت شاہ دین کی
وہی مومن ہے جسکو ہے محبت
عدو انکا عدوے مصطفےٰ ہے

انہی الفت ہے ختم الانبیا سے
ہوی ثابت کلام انما سے
علی حسنین سے خیر النسا سے
ہوا منقول یہ خیر الورا سے

رہون آل عبا کا مین ثنا خوان
یہی کافی تمنا ہے خدا سے

رسول اللہ کی ہمکو شفاعت کا وسیلہ ہے
عجب ذات مکرم ہے کہ ہر اعلی و ادنے کو
بچوگے مومنو تم گرمیِ خورشید محشر سے
بشکل عندلیب زار مین نزرات کہتا ہون

شفاعت کا وسیلہ اور رحمت کا وسیلہ ہے
جناب شافع روز قیامت کا وسیلہ ہے
لواے حمد و ظل کرامت کا وسیلہ ہے
کہ مجکو اس گل باغ رسالت کا وسیلہ ہے

جناب رحمت عالم شفیع امت مجرم
ہماری واسطے کافی شفاعت کا وسیلہ ہے

درود رحمت صلوٰۃ حضرت پر پڑھا کیجے
جہانتک ہو سکے اس موجب ایجاد عالم کی
محبو دوستو شغل ثنائے مصطفائی مین

جناب مصطفے پر رات دن صل علی کیجے
صفات و نعت و حمد و مدح و تحسین و ثنا کیجے
تمامی شادی غم رنج و راحت کو رہا کیجے

کمال دین و ایمان کی اگر خواہش ہی ای یارو — خدای پاک سی حب نبی کی التجا کیجیے

تمامی دولت دنیا اگر حاصل ہوی کافی
بعشق سرور عالم فدا کیجیے فدا کیجیے

آب وصف ساقی کوثر سی شیرین کام ہی — ماہی کوثر زبان مدح خوان کا نام ہے
نعت اوصاف جناب مصطفیٰ اجمعین نہو — وہ لب دندان وہی کام و زبان ناکام ہی
عین عرفان خدا عین جناب مصطفیٰ — آہو عیب اُس عین حیا کا نام ہے
رحمت عالم کی امت مین ہمین پیدا کیا — کیا مقام شکر خلاق ذوی الاکرام ہے
یا الٰہی مین بہی پہنچون منزل مقصود کو — کارساز بیکسان و اللہ تیرا نام ہے
جائے نا امید نہین درگاہ رب العالمین — وسعت رحمت یہان مصروف خاص و عام ہے
مین نہین شاعر مدیح صاحب لولاک ہون — ہمصفیر و مجکو اپنے کام ہی سی کام ہے
مغتنم ہے جبکہ در مدح خوان مدح خوان — یہہ زبان محشر تک پہر عاطل و ناکا ہے

کافی ہمارکو وصف جناب مصطفیٰ ہے
قوت دل راحت جان موجب آرام ہے

ستونکی دیکہکر حالت صحابہ سر بسر روئے — تمامی حاضران مجلس خیر البشر روئے
رولادی جبکہ چوب خشک کو حضرتکی مہجوری — کہو پہر عین عبرت سی نکیونکر بشر روئے
سنی جب اُس ستون عاشق بیتاب کی زاری — رسول اللہ کے اصحاب کہئیے کسقدر روئے
کوئی انسان نہ تہا اُس بزم مین جسپر نہ تہی رقت — بہت روئے بہت روئے نہایت بیشتر روئے
پہرا جاتا ہے انکہونمین وہ عالم انکی رونیکا — کہ کس کس طرح سی اصحاب با سوز جگر روئے
اودہر گرم فغان تہا وہ ستون صدمۂ فرقت سی — ادہر یہ شدت رقت سی با صد چشم تر روئے
ستون خاموش ہوتا تہا نہ یہہ رونیسی تہمتے تہے — وہ آہین مار چلایا یہ دل کو تہام کر روئے
ستون نے یہہ کئیے نالے کہ چشم حال سی آدم — شجر روئے حجر روئے سبہی دیوار و در روئے

رسول اللہ کی الفت محبوجین ایمان کی
لب لعل مبارک کی جو مشتاق زیارت تھے
تصور آگیا روہمدن جب سلمان فدا لکا

فراق مصطفے مین اہل ایمان عمر بھر روے
بجاے اشک عین شوق سے لخت جگر روے
تو شافان فدان نبی سلک گہر روے

بشکل ابر اے کافی ہیے مہجور نکا عالم
یہان روی وہان وے ادہر رواودہر روے

اہلبیت احمد مختار کی کیا شان ہے
دامن آل نبی دست یقین مین جسکی ہے
اقتدا و اتباع آل رسول اللہ کا
جو محب اہلبیت سید کونین ہے
عفت و عظمت طہارت پارسائی اتقا
کیون نہو اسکو امان خورشید محشر سے بھلا
آیت تطہیر جنکے واسطے نازل ہوے

انکی ذات پاک گویا کشتی طوفان ہے
ساحل مقصود اُس کے واسطے آسان ہے
مومنونکی مغفرت کا کیا بڑا سامان ہے
واسطے اُسکی بہار روضہ رضوان ہے
شان مین اُنکے تمامی لایق و شایان ہے
جسکے سر حب اہل بیت کا داماں ہے
وہ جناب مصطفے کی آل والاشان ہے

ہم کو اے کافی محبت عترت اطہار کی
دین ہے اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے

مدیح شاہ شاہان ہے مرادیوان کافی کا
رکہا حضرت نبی نے نام ایمان اپنی الفت کا
کہ چشم عندلیبان ریاض الفت احمد
ہجوم غنچہ و گلہاے نعت مصطفائی سے

فروغ نور ایمان سے مرادیوان ایکافی
سویہ ایمان کا عنوان ہے مرادیوان ایکافی
عجب اک تازہ بستان ہے مرادیوان ایکافی
بہار باغ رضوان ہے مرادیوان ایکافی

کوئی ہے شعر گر سرکار والا مین پسند وہی
تو کیا بخشش کا سامان ہے مرادیوان ایکافی

خاتمہ

برق کو آتش غیرت سے جلاتی جاتے
کسوت نور ہی مردے کو نہاتے جاتے
شعلۂ طور کو آنکھوں سے لگاتے جاتے
دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گل نظارہ کو آنکھوں سے لگاتے جاتے

ہیں کبھی طالع و اژ و نکی شکایت کرتے
شب ہجر وطن کی کبھی حسرت کرتے
ہیں کبھی جیب گریبان کو غارت کرتے
ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے
داغ حرمان دل مجروح سے مٹاتے جاتے

جرات شوق کا انداز ترقی دیکھو
دسترس ہو جو اگر اونکے قدم تک دیکھو
دل مشتاق کے عنوان تمنا دیکھو
پائے اقدس سے اوٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

ہوتے صدقے کبھی ناقہ کے کبھی محمل کے
شوق سے وجد کے عالم میں جو پھرا کرتے
ساربان کی کبھی ہاتوں کے بلائیں لیتے
دشت یثرب میں تیرے ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جیب و گریبان کی اڑاتے جاتے

رہ گئی آہ اک ارمان دل مضطر کی
متصل اُس کے اُس قامت جان پرور کے
ہوتے زوار جو اُس انجمن انور کے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرتے
دل دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے

ایسی قسمت تھی کہاں اے دل غمگین اپنی
تھی دولت تو ہمیں آہ میسر ہوتی
ملتے آنکھوں کو جو نعلین مبارک انکی
قدم پاک کی گر خاک بھی ہاتھ آجاتی
چشم مشتاق میں پھر پھر کے لگاتے جاتے

ایک سر کیا کہ میسر ہوں اگر لاکھوں سر
سب کیجیے قربان بس اُن قدموں پر
بس یہی حسرت و افسوس ہے ہر شام و سحر
خواب میں دولت دیدار سے ملتے و اگر
بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتی جاتے

کیون نہو گرم فغان سینۂ فگارونکی طرح ۔۔ شعلہ زن ہے غم جگر مین ہزارونکی طرح
آہ کیون ہم نہ پہنچے جو انتظارونکی طرح ۔۔ دست صیاد جو چھوٹے جو ہزارونکی طرح

چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے

تھک کے ہم رہ گئے ہین ہم سفر و تم مین سے ۔۔ گر کوئی منزل مقصود کو چلتا ہو پہنچے
میری جانب سے یہ آداب ہی عرض کرے ۔۔ کاش کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے

لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

خمسہ

بہر تحصیل شرف صبح مسا یہان آنا ۔۔ شوق سے پڑھتے ہوے صلّ علی یہان آنا
راستہ کرکے عقیدت کا صفا یہان آنا ۔۔ سر کے بل چاہیئے اے اہل ولا یہان آنا

الفت رحمت عالم مین ذرا یہان آنا

مومنو بزم سزاوار کرامت ہے یہ ۔۔ عاشقان شہ عالم کی جماعت ہے یہ
کیا جماعت بخدا مورد رحمت ہے یہ ۔۔ محفل مولد سلطان رسالت ہے یہ

عین آداب سے با صدق و صفا یہان آنا

گر ادب جسکا قدمبوس ہوا عرش برین ۔۔ اُن کی مولود مبارک کی یہ محفل ہے یقین
سر جھکا بیٹھے کوئی درپے ہو نہ کہین ۔۔ بے ادب کو تو یہان دخل نہین بار نہین

عطر آداب سے پوشاک بسا یہان آنا

انبیا تک ہین اسی بزم کے ہین دیوانے ۔۔ ہین فدا حور و ملک شمع پہ جیون پروانے
رتبہ پہچانے تو اللہ ہی بس پہچانے ۔۔ قدر اس محفل اقدس کی کوئی کیا جانے

حضرت آدم و حوا کا ہوا یہان آنا

کب تلک کہیئے رہون گنگ نمط محو سکوت ۔۔ ذکر ہے بزم رسالت کا مری روح کا قوت
کہہ رہے ہین یہی سب ساکن بزم جبروت ۔۔ عرش سے فرش تلک اللہ رے ہجوم ملکوت

اور جبرئیل کا وہ مژدہ رسا یہاں آنا

کہ بہشت میں ہیں غلمان ارم میں جابجا
شوق سے ہیں کئے حضوری کی وہ دلمیں امید
سحر و شام یہ چرچا ہے قریبا و بعید
حوریں فردوس سے کہتی تھیں زہی بخت سعید

ہم کنیزونکا عجب فخر ہوا یہاں آنا

کیا شرف ہے شہ کونین کا کیا رتبہ
ہو بیاں محفل میلاد کا رتبہ کیا کیا
مرحبا صلّ علی صلّ علی صلّ علی
آسیہ هاجرہ و مریم و سارا ہوا

تہنیت کو تھی ہم اپنا ہوا یہاں آنا

بزم مولود کا ہے کسقدر اعلی رتبہ
سچ حضوری میں سعادت ہی شرف ہے اسکا
ذکر حضرت کا ہر اک شے سے ہے افضل نکلا
محفل فرحت میلاد نبی صل علی

ہو نصیب اپنی نہ کیوں صبح و مسا یہاں آنا

جانو اسبابکو ہر ایک بھلا کیا سمجھے
با ادب ہو کر شرف جانکے اک ہو رہے
بزم مولود نبی کے ہیں مراتب کیسے
گل فردوس کی تیار حمایل کرکے

رکھ سبد سر پہ گروہ حورا یہاں آنا

عرش سے فرش تفاخر میں مقابل ہے آج
شرفا اس بزم کے حضار کو حاصل ہے آج
اور صلوات میں ہر ایک مشاغل ہے آج
شہ لولاک کی یہ محفل میلاد ہے آج

عندلیبان جناں نغمہ سرا یہاں آنا

اے صبا اپنی بر آوے گی یہ امید قوی
قول کافی کا ہے اس امر میں ہمکو کافی
یہ جو ہے احمد مرسل کی شفاعت کی خوشی
شرف محفل میلاد کہیں کیا کافی

ہم سمجھتے ہیں شفاعت کا صلہ یہاں آنا

خمسہ

حبذا ذات تو ای صاحب لولاک نبی
بطفیلت ہمہ خلق شرقی و غربی

الصحار تیه الثانی عالی نسبی	مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

ای شه کون و مکان ات تری اصل علی	کوئی گل گلشن ایجاد مین ایسا نه کھلا
حسن و خوبی شرف و فضل و کرم من صلا	نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چه عالی نسبی

شاه لولاک لقب فخر رسل خیر انام	آپکی نور سے ہی گلشن امت کا نظام
آپکی ذات مبارک ہے سحاب اکرام	نخل بستان مدینه ز تو سرسبز مدام

زان شده شهره آفاق بخورشید وشی

آپکی شکل و شمایل کا کہین کیا عالم	آپکی حسن کو کس چیز سے نسبت دین ہم
محو حیرت ہون خرد دنگ ہی ہنگام رقم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چه جمال است بدین بو العجبی

آپکی رتبه عالی کا کرون کیا مذکور	کشور عز و شرف آپکی باعث معمور
اے رسول عربی ناسخ توریت و زبور	ذات پاک تو که در ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمده قرآن بزبان عربی

بحر زخار عطا صاحب کوثر کی ذات	رحمت جود و سخا عین عنایت کی ثبات
دل فگارون کو بھی رد زبان ہی د برات	ما همه تشنه لبانیم تو ئی آب حیات

لطف فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی

یہ دعا ہے مری الله سے ہر شام و سحر	ہوی جب وقت نمود آفت روز محشر
بجناب شه کونین کہون مین آکر	چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ایکا وه درا شاد ہے ایشاه امم	بصدا داب جہان آتا ہے روح عظم

شرم آتی ہے مجھے اپنے سخن پر ہر دم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی

آپ کا رتبۂ اعجاز بہت ہے عالی
مردے زندہ کیئے دردوں کو شفا بخشی
مرض دل کا گرفتار ہوا ہے کافی
سیدا انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

کس شان سے دو جہاں کی سرور
باندھے ہوئے شملۂ معطر
با زینت و جاہ و شوکت و فر
جاتا تھا رکاب کے برابر
یہ دھوم تھی ہر فلک کے اندر
شاہِ لولاک ذاتِ اطہر
ادریس مقیم چرخ اخضر

پہنے ہوئے حلۂ منور
کھولے ہوئے گیسوئے معنبر
گھوڑے پہ چلے سوار ہو کر
کھولے ہوئے جبرئیل شہ پر
آتے تھے حبیبِ رب اکبر
داخل ہوئے جب فلک کے اوپر
دوڑا کہ قسیم حوض کوثر

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

محبوبِ خدا نبی اکرم
کس دھوم سے احمد مکرم
فوج ملکوت تھی فراہم
سالار جیوش روح اعظم
تھا گرم عنان براق پیہم
سن سنکے نوید خیر مقدم
آئے چوتھے فلک پہ جس دم

سلطان رسل پناہ عالم
آئے بفضائے سبز طارم
با حشمت و شوکتِ معظم
ہمراہِ رکاب شاد و خرم
وہ غیرت باد آفت رم
سنتے تھے ہم خلیل و آدم
کرنے لگا عرض ابن مریم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

منظور خدا نبی کو تہا پیارا
با حسن و جمال عالم آرا
کس شوکت و شان سے سدہارا
تہا شمع بکف ہر ایک تارا
جبرئیل کہے تہے آشکارا
چمکا میرے بخت کا ستارا
حوروں میں بہم تہا یہ اشارا
گر لیجئے حبیب کا نظارا
تائید پہ بخت ہے ہمارا
دیدیم چو روے مصطفی را
وہ توسن شاہ کا ترارا
تہا آتش طور کا شرارا
پاؤں جو براق سے اوتارا
رفرف وہیں آنکے پکارا۔

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی۔

اس رات عجیب ماجرا تہا
جنت کو بہار سے بہرا تہا
آراستہ عرش کو کیا تہا
اک نور زمین سے تا سما تہا
حوروں کا ہجوم جا بجا تہا
لشکر غلمان کا بہی بپا تہا
نبیوں کا پرا بندہا ہوا تہا
اور بیچ میں شاہ انبیا تہا
جبرئیل نقیب بنگیا تہا
کہتا ہوا اطہر قو چلا تہا
جو کوئی جلوس دیکہتا تہا
بیاختہ کہتا مرحبا تہا
فردوس میں گذر گیا تہا
رضوان بہ نیاز کہہ رہا تہا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

ایصل علی وہ کارخانہ ! یہان نطق بیان ہے عاجزانہ

مقصد تھا حبیب کو بلانا — معراج کا تھا فقط بہانہ
ایوان دنی میں دخل پانا — باشان ادائے دلبرانہ
ہر چیز او دہر سے پیش آنا — بازیب و زینت بیکرانہ
کحل مازاغ بہان لگانا — آنکھیں نہ کسی طرف اٹھانا
پھر ہمت احمدی دکھانا — امت کو خدا سے بخشوانا
جب عرش سے گذرا وہ یگانہ — کافی یہ تھا عرش کا ترانہ

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

رباعی

خورشید ہدائے ذات رسول معصوم — اصحاب نبی چرخ ہدایت کے نجوم
بے حب نبی و حب یاران نبی — کافی نہیں مغفرت ناجر معلوم

رباعی

گر صادقی و مومن کامل براہ دین — حب نبی و آل نبی را تو برگزین
قرآن بخوان خواندن قرآن شریف — ظل جنان ارائی تو در حشر شد قرین

رباعی

کافی بگزین تو حب اولاد رسول — نور نظر رسول و حسنین و بتول
ہم الفت حیدر بدل و جان بگزین — تا ثمرہ ایمان تو گردد مقبول

رباعی

چہ دم زند لب خامہ بجال آل نبی — کہ خارج است زگفتن کمال آل نبی
مطالب دل کافی عطا بکن یارب — بحق حرمت جاہ و جلال آل نبی